ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور (پاکستان)

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود



کیا برطانیہ کی قسمت میں کچھ لکھا ہے؟

چند غیر جانبدار ملکوں کی حقیقت

جمعیتہ علماءِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

- جو بکری ریوڑ سے علیحدہ ہو اسے بھیڑیا کھا جاتا ہے۔
- دینی نقطہ نظر سے مسجد کی اہمیت
- کراچی نامہ
- اللہ والوں کی دنیا
- شہر شہر سے
- طلباء کی سرگرمیاں

۷ تا ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء - شمارہ ۳۶ - قیمت ڈیڑھ روپیہ

ساتھ کیا ہوگا مرے اشکِ ندامت کے سوا

الحاج ڈاکٹر معین الدین احمد خان شمیم اکبر پوری بہار (بھارت)

دل میں کچھ بھی نہ ہو اللہ کی عظمت کے سوا
اور سرکارِ دو عالم کی محبت کے سوا

دلِ مومن میں نہ پیدا ہو الٰہی کچھ بھی
جذبہ دین کے سوا شوقِ شہادت کے سوا

اپنے اعمال پہ جب ایک نظر کرتا ہوں
آسرا کچھ نہیں اللہ کی رحمت کے سوا

مغفرت کی نہیں اُمید گنہگاروں کو
اک فقط رحمتِ عالم کی شفاعت کے سوا

ہم یہاں آئے تھے پیغامِ اخوت لے کر
ہم نے کیا کس کو دیا بغض و عداوت کے سوا

ہم محض یہ کہ مُسلمان کے گھر پیدا ہوئے
اور کیا ہم میں ہے اس ایک علامت کے سوا

فخر ہے باپ تھے سلطان مگر ہم کیا ہیں
آپ ہی کیا اسے کہیے گا حماقت کے سوا

کچھ نہیں چاہتا اللہ بجز نیک عمل
اور اللہ کی مخلوق کی عظمت کے سوا

ٹوٹ جائے گا وہاں دولت و ثروت کا گھمنڈ
کچھ نہ کام آئے گا محشر میں عبادت کے سوا

قوم کب چونکے گی سب کچھ ہے نظر کے آگے
کون سا دن ابھی باقی ہے قیامت کے سوا

آج جو قوم کو لاحق ہے مرض اس کا علاج
یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ بھی نہیں ملت کے سوا

چھوڑو دیوبند و بریلی کو مسلمان بنو
اس سے کچھ بھی نہیں حاصل ہے ذلت کے سوا

اختلافات مٹا کر سبھی مل جائیں گلے
آج سے کچھ نہ رہے دل میں محبت کے سوا

فکر ہے چھوڑ کے دنیا جو میں جاؤں گا شمیم
ساتھ کیا ہوگا مرے اشکِ ندامت کے سوا

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

جلد نمبر ۲۲ | شمارہ نمبر ۳۶

جمعہ = ۱۴ شوال تا ۲۰ شوال ۱۳۹۹ھ

— سرپرست —
مولانا عبید اللہ انور

— مدیر —
اکرام القادری

— مدیر معاون —
عمیر الہاشمی

— بدلِ اشتراک —
سالانہ
۶۵ — روپے
ششماہی
۳۲ — روپے
سہ ماہی — ۱۷ روپے
قیمت
ڈیڑھ روپیہ

— یکے از مطبوعات —
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

سیاسی جماعتوں کی روش

صدر مملکت نے اپنی نشری تقریر میں سیاسی جماعتوں کی رائے کے برعکس بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا اعلان تو کر دیا لیکن عام انتخابات کے سلسلے میں کوئی یقین دہانی نہیں کرائی کہ واقعی عام انتخابات ۱۷ نومبر کو ہوں گے جیسا کہ وہ اس سے قبل اپنی ہر تقریر میں کراتے رہے ہیں بلکہ انھوں نے اس سلسلے میں جو کچھ کہا وہ یہ کہ مجھ سے محب وطن دانشور اور علماء ملتے رہے ہیں اور وہ یہ مشورہ دیتے رہے ہیں کہ عام انتخابات فی الحال کرانا ملک اور قوم کے لیے مفید نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ ان علماء اور دانشوروں نے یہ بھی کہا کہ انتخابات کا موجودہ سسٹم ہی خلاف اسلام ہے اور سیاسی پارٹیوں کا وجود ہی سرے سے اسلام میں نہیں ہے۔

صدر صاحب کی ان باتوں سے اس شبہ کو مزید تقویت ملی ہے کہ حکومت شاید عام انتخابات اپنے وعدے کے مطابق نہ کرائے اور ایک مرتبہ پھر ملک اور قوم کے مفاد کی دہائی دے کر عام انتخابات کو مؤخر و ملتوی کر دے اور سیاسی جماعتوں اور عوام کو سوائے حیرت کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے جیسا کہ بلدیاتی انتخابات کے اچانک انعقاد کے اعلان کے موقع پر ہوا ہے۔ اس شبہ کو وزیر دفاع علی احمد تالپور کے حالیہ بیان نے تو تقریباً یقین میں بدل دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ گو ایک سیاسی آدمی ہونے کی وجہ سے میں جمہوریت کے حق میں ہوں مگر فی الحال عام انتخابات کرائے جانا ملک اور قوم کے مفاد میں نہیں ہوگا انہوں نے اپنی ذاتی رائے کا عنوان دے کر کہا ہے کہ حکومت اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور نہ ہی حکومت کو ایسا کرنا چاہیے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ عام انتخابات نومبر میں کرانے حکومت نہیں چاہتی۔

اگر واقعی حکومت کے یہی ارادے اور یہی عزائم ہیں تو ہم کارپردازانِ حکومت کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کریں گے کہ انہیں اس کے عواقب و نتائج پر بھی نظر رکھنی چاہیے اگر اندرونِ ملک حکومت کے وعدوں پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا تو بیرونِ ملک حکومت کے وعدوں اور معاہدوں کی کیا وقعت رہے گی اور حکومت کے وعدوں پر عدم اعتماد کی وجہ سے جو حالات رونما ہوں گے ان کا فائدہ ملک اور قوم کے بہی خواہوں کو پہنچے گا یا ملک دشمنوں اور قوم کے غداروں کو اس تمام تر صورتحال پر حکمرانوں کو ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں ان سیاسی جماعتوں کو بھی بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا جو حکومت کا اشارۂ ابرو پاتے ہی اپنے موقف کو چشم زدن میں بدل لیتی ہیں ان جماعتوں نے ملکی اور قومی مفاد کو موم کی ناک سمجھ کر اپنی ذاتی اغراض کے تابع بنایا ہوا ہے ان جماعتوں کے یہاں ذاتی اغراض کا دوسرا نام قومی مفاد اور ملکی خدمت ہے۔

بلدیاتی انتخابات کے بارے میں بیشتر سیاسی جماعتوں نے جس دو عملی کا مظاہرہ کیا وہ سب کے سامنے ہے اگر یہ جماعتیں سیاسی اختلافات کو ذاتی رنجشوں کے معیار پر نہ لے آتیں تو حکومت کی نظر میں ان کی یہ بے وقعتی نہ ہوتی تمام سیاسی جماعتیں خواہ وہ قومی اتحاد کے اندر تھیں یا باہر انہیں اس موقف پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیے تھا جس کا وہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے اعلان سے قبل پرچار کر رہی تھیں اگر یہ جماعتیں ایسا کرتیں تو ہم یقین سے

کراچی نامہ ——— عمیر الہاشمی

مدیر ترجمان اسلام کی کراچی آمد
ضلعی جماعتوں کی افطار پارٹیاں
پروپیگنڈہ اور اس کے اثرات

حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی طرف سے رمضان المبارک میں رابطہ مہم کے سلسلہ کے طور پر مختلف مقامات پر افطار پارٹیوں کا انتظام کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ضلع جنوبی کی طرف سے مدرسہ انوار الاسلام بکرا پیڑی اور ضلع غربی کے زیر اہتمام نیو کراچی میں عظیم الشان تقاریب کا اہتمام ہر دو ضلعی جماعتوں کی حسن کارکردگی کا مظہر تھا۔

دونوں پروگراموں میں علاقہ کے ممتاز افراد کے علاوہ تینوں اضلاع کے سرکردہ راہنما اور ڈویژنل عاملہ نے شرکت کی لیکن ضلع جنوبی کے پروگرام میں مدیر ترجمانِ اسلام جناب اکرام القادری صاحب کی شرکت نے (جو ایک ہفتہ کے دورہ پر کراچی تشریف لائے تھے) اس کی افادیت کو دوچند کر دیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ضلعی ناظم عمومی جناب حافظ عبدالقیوم نعمانی نے آمدہ افراد کے شکریہ کے ساتھ ضلعی صورتِ حال کی وضاحت اور آئندہ پروگرام کی صراحت کی۔ ان کے بعد ڈویژنل نائب امیر جناب خان محمد ربانی نے جدوجہد اور جہاد کے عنوان سے حاضرین کو بتایا کہ جب تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مقدس سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے اسی انداز سے لگن اور خلوص کے ساتھ جدوجہد نہیں کیجائے گی اس وقت تک ہم اپنی منزل کو نہیں پا سکتے۔

انہوں نے سیرت صحابہؓ سے متعلق تاریخ کے اوراق الٹنا شروع کئے تو پورا مجمع مجسمۂ حیرت کا منظر پیش کرنے لگا۔

مولانا عبدالرزاق عزیز ڈویژنل ناظم عمومی نے خبردار کیا کہ آج اسلام کے خلاف تمام لادینی قوتیں متحد ہو چکی ہیں اور کمیونسٹ عناصر اسلام کے خلاف مختلف انداز سے پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں یہاں تک کہ موجودہ حکومت کے ہر غلط اقدام اسلام کے عنوان سے لوگوں کو متنفر کرنے کا باعث بن رہا ہے اس پیچیدہ صورتحال کا مقابلہ کرنا اور صحیح اسلامی تعلیمات و قوانین سے لوگوں کو آگاہ کرنا ان تمام لوگوں کا فریضہ ہے جو کسی حد تک بھی اسلام کے نفاذ میں دلچسپی رکھتے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین پر یہ ذمہ داری دوسروں کے مقابلہ میں دوچند ہو جاتی ہے اس لیے شبانہ روز تمام دوست عوامی رابطہ کے ذریعہ عوام کو صحیح اور غلط کی تمیز کرائیں اسلام کی صحیح شکل واضح کریں اور اسلام کے نام پر غلط پروپیگنڈہ کا موثر توڑ کریں تاکہ عوام گمراہی سے بچ سکیں اور اسلام کے لیے صحیح خطوط پر بہتر صورت میں جدوجہد کی جا سکے۔

مولانا عبدالرزاق عزیز کے بعد حافظ عبدالقیوم صاحب نے جو اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ جناب اکرام القادری صاحب مدیر ترجمان اسلام کی کراچی آمد پر خوشی اور تقریب میں شرکت پر شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے ان سے خطاب کی درخواست کی!

جناب اکرام القادری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج غیر اسلامی طاقتیں محض پروپیگنڈہ کی بنیاد پر نظر آ رہی ہے لیکن ہم پروپیگنڈہ کی قوت پر توجہ نہیں دے رہے حالانکہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پروپیگنڈہ ہر دور میں اور خصوصاً آج کے اس دور میں جبکہ ذرائع رسل و رسائل کی جدت سے پوری دنیا ایک گھر کی مانند ہو چکی ہے جتنی موثر قوت ہے۔ شاید ہی کوئی اور ہو۔

لادینی قوتیں اور خصوصاً مستشرقین خلاف اسلام نظریات کی ترویج کے لیے اسی قوت کا سہارا لیتے ہیں اور ان کی تمام تر ظاہری کامیابی اسی حربہ کی رہینِ منت ہے۔ مدیر ترجمانِ اسلام نے دلائل کے ساتھ واضح کیا کہ آج ہر شعبہ زندگی میں غیر مسلموں اور اسلام دشمن افراد کو محض پروپیگنڈہ کی بنیاد پر بطور ہیرو پیش کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ غلط پروپیگنڈہ سے مرعوب ہو کر خود مسلمان بھی ان کی زبان بن گئے ہیں۔

انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ کائنات میں علم اور دانائی میں مسلمہ طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر آج تک نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ اور اس حقیقت کو نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن مستشرقین نے اب دانائی اور علم و حکمت کے عنوان کے طور پر سقراط افلاطون اور ارسطو جو کہ یونانی غیر مسلم مفکرین تھے کو پیش کرنا شروع کیا تو پروپیگنڈہ کی بنیاد پر مسلمان بھی سقراط اور افلاطون کو دانائی کا مبداء سمجھنے لگے ہیں۔

اسی طرح تمام انسانی اعلیٰ صفات کے مظہر کے طور پر غیر مسلموں نے اسلام دشمن افراد کو پیش کیا ہے مثلاً سخاوت کی جب بھی بات ہوگی تو ہر خاص و عام کے ذہن میں حاتم طائی کا نام آجائے گا حالانکہ ان کی زندگی کا ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ انہوں نے اپنا تمام اثاثہ قربان کر دیا ہو جبکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا تمام اثاثہ مسلمانوں کے لیے راہ خدا میں خیرات

کر دیا تھا اور حضرت عثمانؓ نے جو کہ ایک مالدار انسان تھے اپنی تمام دولت مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دی تھی اس کے باوجود بھی سخاوت کے عنوان سے حاتم طائی کو زندہ جاوید سمجھا جاتا ہے حضرت خالد بن ولیدؓ نے تقریباً ڈیڑھ سو جنگیں لڑیں لیکن تاریخ گواہ ہے ان کو کسی بھی میدان میں شکست کا منہ دیکھنا نہ پڑا۔ خالد بن ولید فتح و نصرت کا مترادف بن گئے لیکن اس کے باوجود جب شجاعت اور جوانمردی کی بات ہوتی ہے تو ہمارے ذہن میں فوراً ایرانی دشمن اسلام جرنیل رستم کا نام آتا ہے۔ جسے رسول اللہ صلعم کے سپاہیوں نے شکست فاش دی یہاں تک کہ وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اب تاریخ کی ستم ظریفی یا ہماری بدنصیبی ملاحظہ فرمائیے کہ میدان چھوڑ کر بھاگنے والا شکست خوردہ تو ایک جوانمرد اور بہادر کی حیثیت سے متعارف لیکن فاتح کو کوئی جانتا نہیں۔

یہ تمام تر اعجاز محض پراپیگنڈہ کا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدانخواستہ پراپیگنڈہ (نشر و اشاعت) غلط چیز ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ بذاتِ خود برا یا اچھا نہیں اس کا استعمال اسے برا یا اچھا بناتا ہے اگر ہم اس ہتھیار کو جو اسلام کے خلاف استعمال ہوا ہے اسلام کے حق میں استعمال کریں اور حقائق عوام کے سامنے واضح کریں اپنی کارکردگی پیش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم تمام لادینی عناصر کا بخوبی مقابلہ کر سکیں۔

آج ہماری بدنصیبی صرف اتنی ہے کہ ہم پراپیگنڈہ کی صحیح قوت کا اندازہ نہیں لگا سکے اور اس ہتھیار کو خود استعمال کرنے کی بجائے دشمنوں کے ہاتھ میں دیدیا ہے لیکن اب بہت کچھ ہو چکا ہے ہمیں ہوش میں آنا ہوگا اور اس ہتھیار سے جدید انداز میں مسلح ہو کر میدان عمل میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے ہوں گے۔ قوم کو صحیح اور غلط اور اچھے اور برے کی پہچان اور تمیز کرانا ہوگی۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

میں آخر میں جمعیتہ کے ساتھیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ پراپیگنڈہ کو خلاف اسلام شجر ممنوعہ تصور نہ کریں بلکہ ہر موقعہ پر اس کی قوت سے فائدہ اٹھا کر جماعتی کارکنوں کو بڑھائیں تاکہ جمعیتہ اپنا فرض صحیح طور پر ادا کر سکے۔

جناب اکرام القادری صاحب کے بعد کراچی ڈویژن کے امیر مولانا نور الھدیٰ صاحب کی باری تھی انہوں نے سب سے پہلے ضلع جنوبی کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا کہ جن کی وجہ سے اتنا شاندار پروگرام منعقد ہو سکا اور امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ آئندہ بھی اسی لگن اور محنت کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔

مولانا نور الھدیٰ نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ جمعیتہ کے پاس افرادی قوت کی کمی نہیں بلکہ الحمد للہ بہت سی دوسری جماعتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود اس نسبت سے کام نہیں ہو رہا جس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہم اور ہمارے دوست تساہل و تغافل کا شکار ہیں اگر یہ مرض ہم میں سے ختم ہو جائے تو میں بلا خوف تردید یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ جمعیتہ پاکستان کی مؤثر ترین قوت بن کر ابھر سکتی ہے اور انشاء اللہ اپنے مطلوبہ مقاصد بہت جلد پا سکتی ہے۔

پاکستان کی سیاسی زندگی کی تمام تحاریک اس بات کی گواہ ہیں کہ جمعیتہ نے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے اور اسکی افرادی قوت نے ہر تحریک میں جان ڈالی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ محض سستی اور غفلت کی وجہ سے آج ہم اپنے فیصلہ کن کردار میں بہت پیچھے ہیں۔

ہمارے تمام ساتھی اگر اکابرین کی سوانح کا مطالعہ کریں اور مشعل راہ بنائیں تو انشاء اللہ اس ملک کا مقدر جلد ہی منور ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ جب تک ہم اور آپ مستعدی، محنت، لگن اور خلوص کیساتھ صحیح خطوط پر اکابرینؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جدوجہد نہیں کریں گے اس ملک میں صحیح معنوں میں اسلام نہیں آسکے گا۔ محض مطالبہ اور دعویٰ کرنے سے ملک کے نظام تبدیل نہیں ہوا کرتے اس کے لیے رائے عامہ کی مؤثر قوت درکار ہوتی ہے اور رائے عامہ کو تبدیل کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ کسی کی رائے تبدیل کرنا کائنات کا مشکل ترین کام ہے لیکن ہم اسے آسان ترین کام سمجھتے ہوئے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں اپنے گھروں سے نکلنا ہوگا خدا کی مخلوق کو مشکلات و مصائب کے گرداب بلا تاخیر سے نکالنے کے لیے ملک کی فلاح و بہبود اور سلامتی کے لیے، اسلامی معاشرتی اقدار کے احیاء کے لیے سیاسی انارکی اور معاشی ابتری کے خاتمہ کے لیے آئیے آج ہی سے ہم کمربستہ ہو جائیں۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔

ہر دو پروگراموں کے میزبان تینوں اضلاع کے عہدیداران اور سرگرم کارکنوں نے شرکت کی اور اپنی تمام تر کوششیں ان تقاریب کو کامیاب بنانے میں صرف کیں خاص طور سے کراچی غربی کے امیر جناب قاری عبد الباعث صاحب ناظم عمومی عمران شاہ صاحب نائب ناظم ارشاد احمد صاحب ضلع جنوبی کے جناب عثمان الوری اور ناظم مالیات صوفی عبد الحق صاحب وغیرہ ہم نے پوری تگ و دو کی۔

بقیہ :- ادار یہ

کہ حکومت ضرور اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتی بعض جماعتوں کی موجودہ روش سے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ان کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے ان جماعتوں نے اپنے کہے کا پاس نہ کر کے دوسری جماعتوں کو بھی امتحان میں ڈال دیا ہے اور اب تو حکومت کو یہ کہنے کی بھی جراءت ہو گئی ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں جماعتی بنیاد پر حصہ لینے والوں کو سزا دی جا سکے گی۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

خاص اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیتہ علماء اسلام کے لیٹر ہیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیتہ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے۔ سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

رواں دواں

زاہد بلند شہری

چند غیر جانبدار ملکوں کی اصل حقیقت

جب تک یہ تحریر آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گی غیر وابستہ ملکوں کی سربراہی کانفرنس کیوبا کے دارالحکومت ہوانا میں ختم ہو چکی ہو گی۔ غیر وابستہ ملکوں کے سربراہوں کی یہ چھٹی کانفرنس ہے اس کانفرنس کی اہمیت چھ نئے ملکوں کی اس تحریک میں شمولیت سے بھی ظاہر ہوتی ہے ان چھ ملکوں میں پاکستان اور ایران بھی شامل ہیں۔ پاکستان کو کیوبا کے صدر فیڈرل کاسترو نے براہ راست دعوت دی ہے۔ پچھلے دنوں کیوبا کے ایک سینئر وزیر کاسترو کے نمائندے کی حیثیت سے کیوبا کے صدر کا پیغام لائے تھے۔

ابتداء میں جب غیر جانبدار ملکوں کی اس تحریک میں پاکستان کی شمولیت کی درخواست پیش ہوئی تھی تو نہ صرف ملک میں بلکہ بیرون ملک بھی سیاسی و سفارتی حلقوں میں زبردست چہ مہ گوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔ خود پاکستان میں ایک بڑا طبقہ اس تحریک میں شمولیت سے پاکستان کو متوقع خطرات و نتائج سے آگاہ کر رہا تھا اور اب بھی بدستور ہے۔

اس تحریک میں شمولیت سے ایک خدشہ یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ پاکستان کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اسے اس کے دوست ملکوں خصوصاً چین سے علیحدہ کر کے سوویت بلاک میں دھکیلنے کی کوشش کی جائے۔ یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے کیونکہ اس تحریک کی بنیاد ہی یوگوسلاویہ نے رکھی تھی اسی وجہ سے مارشل ٹیٹو کو اس تحریک کا "بابا آدم" کہا جاتا ہے گو کہ یہ تحریک اسم با مسمیٰ بالکل نہیں ہے اس تحریک میں بیشتر ملک ایسے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں کسی بڑی طاقت سے وابستہ ہیں۔

اس سلسلے میں بھارت اور افغانستان کا نام لیا جا سکتا ہے جو ایک طرف تو ہر موقع پر اپنے ہمسایوں کو نیچا دکھانے کے لیے روسی کارپردازوں کا سہارا لیتے ہیں اور دوسری طرف امن اور غیر جانبداری کا ڈھنڈورہ بھی پیٹتے نظر آتے ہیں۔

خود اس کانفرنس کا میزبان ملک کیوبا بھی متعدد چھوٹے ملکوں میں کھلم کھلا مداخلت کا مرتکب ہوا ہے اس کی تازہ ترین مثال یمن کا جھگڑا ہے۔ جہاں کیوبا نے براہ راست عسکری اور اسلحی دخل اندازی کر کے روس نواز گروہ کو برسر اقتدار لانے میں مدد دی۔

دوسری مثال ویٹنام ہے جس نے کمپوچیا میں فوجی مداخلت کر کے پول پاٹ حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ برصغیر میں بھارت نے مشرقی پاکستان اور سکم میں تخریب کار بھیج کر اپنی دیرینہ خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

مذکورہ ملکوں کی اس تحریک میں موجودگی سے اس تحریک کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

پاکستان کو شامل کرنے کے لیے جو شرط سب سے پہلے رکھی گئی تھی وہ یہ تھی کہ پاکستان سیٹو اور سینٹو ایسے دفاعی معاہدے چھوڑ دے یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ان معاہدوں سے پاکستان کو کبھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا مگر پاکستان اب بالکل تنہا ہو کر رہ گیا ہے جبکہ متعدد ملک ناوابستہ تحریک میں شامل ہونے کے باوجود کسی نہ کسی ملک سے وابستگی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ دیگر غیر جانبدار ملکوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو پاکستان کی طرح تنہا ہیں۔ ان ملکوں کو چاہیے کہ وہ آئندہ کانفرنس میں اس تحریک کے منشور میں شمولیت کی شرط یہ بھی رکھوائیں کہ کوئی ملک کسی ہمسایہ ملک کے معاملات میں مداخلت نہ کرے اور اگر کسی نہ کسی طور سے یہ پتہ چل جائے تو اس ملک کو اس تحریک سے نکالا جا سکے گا۔

اس شق کے شامل ہونے سے ہی اس کا تحریک سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔

****

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

دلیری و دیانت کی داستان

اللہ والوں کے جملہ اوصاف حمیدہ میں سے دلیری و دیانتداری کی زندہ مثالیں بھی کتب تاریخ اسلامیہ میں حیرت انگیز کارناموں پر مشتمل حقیقت پر مبنی جب نظر نواز ہوتی ہیں تو ایک گونہ مسرت وانبساط کی لہریں ہمارے دلوں میں موجزن ہوجاتی ہیں اور ان محیر العقول واقعات میں سے جیساکہ ہمارے لیے خوشیوں کے سامان ہیں ایسے ہی یہ واقعات ہمارے لیے درس عبرت کا نمونہ بھی ہیں کہ جن کے اسلاف نے ایسے بے نظیر کارنامے سرانجام دیئے ہوں آج ان کی ایسی پستی و رسوائی ہو کہ وہ گداگر کی طرح در در ٹھوکریں کھاتے پھریں اور ہر دنیاوی بڑی طاقت کے سامنے سرنگوں اور ان کے رحم وکرم پہ ہوں تو افسوس بھی ہوتا ہے اور رنج بھی زیر نظر مضمون لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم کو اپنے اسلاف کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے دنیوی وجاہتوں ، متاع قلیل اور متاع الغرور کی فکر سے بے نیاز رہ کر حقیقی سچی اور اسلامی ترقی کی طرف عملی قدم بڑھانا چاہیے تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی منا کے بعد وہ مبارک دور پھر لوٹ آئے جس دور میں اگرچہ کپڑوں کو تو پیوند لگے ہوئے ہوں مگر تمام بڑی دنیوی نام نہاد طاقتیں ہماری روحانی اخلاقی طاقت سے ضرور مرعوب ہوں گی یہ خداوند قدوس کا وعدہ ہے جو کہ کبھی خلاف نہیں ہوسکتا کہ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ۔ جب سے مومنین کے اوصاف کاملہ ہم اپنے اندر پیدا کریں گے خدائی نصرت ہم سے دور تر ہوتی چلی جائے گی اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل کرنے کے لیے اپنے اندر مؤمنین کے اوصاف پیدا کرنے بہت ضروری ہیں۔

سب سے اوّل ایران کی شاندار فتح کی تاریخ مسلم ملاحظہ فرمائیے کہ دریائے دجلہ کی وادی میں ایرانیوں اور مسلمانوں کی معرکہ آراء جنگ ہوتی ہے چونکہ ایران کا دارالسلطنت "مدرین" دریا کے اس پار نظروں کے سامنے ہے اس لیے مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں آج سارے ملک ایران کی تمام جنگوں کا فیصلہ ہے ایران والے بھی جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں اس لیے گھمسان کا دن پڑ رہا ہے تھوڑی سی دیر میں جنگ کا نقشہ بدلتا ہوا دیکھ کر ایرانیوں کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ ایرانیوں کے سامنے مسلمان ہیں جن کے نیزوں کی بھالوں اور تلواروں کی دھاروں سے کہیں بھی امن نظر نہیں آتا اور پشت پر دریائے دجلہ کی موجیں نگل جانے کے لیے بے قرار ہیں ایرانیوں نے مسلمانوں کے سامنے جمنے کو آسان سمجھا کہ وہ خود کو دریا کے حوالہ کر دیں گے اور مسلمان اس فن کے ماہر نہیں ہیں اس لیے ایرانیوں کا خیال تھا کہ وہ محفوظ ہی رہیں گے۔ اسی لیے ایرانیوں نے کشتی ڈونگے جو کچھ بھی میسر آیا انہیں تیار کر کے جتنے بھی اپنی جان بچا کر نکل سکتے تھے میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے جتنے مسلمان تعاقب کناں دریا کے کنارے پہنچے اتنے ایرانی دریا کے اس پار "مدرین" کی فصیل پر جا چڑھے اور پھر لشکر اسلام کا وہ تماشہ دیکھنے لگے مسلمان سوا نیزوں کو تانے مجبوں کے دامن رانوں میں دبائے گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے دشمن کے تعاقب میں تیزی کے ساتھ آ رہے تھے کہ سامنے کا راستہ دریائے دجلہ سے بند دیکھ کر حیران رہ گئے اور دم کے دم میں ساٹھ ہزار مسلم سواروں کے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر صف بستہ نظر آنے لگے اب اس منظر کو ملاحظہ فرمائیے دارالسلطنت مدرین کی فصیل کے نیچے دریائے دجلہ اپنی تیزی اور طغیانی کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا ہے اس کنارے ہزاروں مسلم سوار انگشت بدنداں حیرت زدہ مگر غصہ میں بھرے ہوئے اپنی داڑھیاں چبا رہے ہیں کہ دشمن ہاتھ سے نکل گیا اور افسوس کہ اپنے پاس دریا عبور کرنے کا سامان موجود نہیں ہے جب مسلمانوں کے کمانڈر انچیف سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھوڑی دیر کے بعد دریائے دجلہ کے کنارے پہنچ گئے تو یہ نقشہ دیکھ کر ان کو اپنا خواب یاد آگیا کہ مسلمان پا پیادہ دریائے دجلہ کو عبور کر رہے ہیں پھر آپ نے سارے لشکر اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا یا ایها الاخوان دشمنوں نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے تم ان پر حملہ نہیں کر سکتے اور وہ جب چاہیں تم پر حملہ کر سکتے ہیں ۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ جب دنیا تم پر غالب آجائے اور اس میں ملوث ہونے سے تمہارے حالات بدل جائیں صدق و اخلاص میں کمی آ جائے اللہ کے واسطے ابھی سے کچھ کام کر لو اور وہ کام یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر گھوڑوں کو دریا میں ڈال کر دریا کو اسی حالت میں عبور کر لیا جائے تمام کے تمام مسلمانوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ آپ کے عزم میں برکت دے ہم سب بطیب خاطر مطیع اور تیار ہیں اس سوال و جواب کے بعد فوراً ہی دیکھنے والوں کی آنکھوں نے دیکھا کہ اسی سمندر کے سے دریائے دجلہ کی اٹھتی ہوئی موجوں اور زوروں کی طغیانیوں میں ساٹھ ہزار گھوڑے ایسی تیزی سے جا رہے ہیں کہ جیسے خشک میدان میں دوڑتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور مسلمان سوار کی زبانوں پر کلمات دعائیہ جاری تھے کہ نستعین باللہ ونتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل الخ ...... اور سب کے سب بڑے اطمینان سے دریا عبور کر رہے تھے۔ علامہ محمد اقبال مرحوم نے بھی اسی تاریخی واقعہ کو اپنے اشعار میں قلم بند فرمایا ہے ؎

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

لشکر اسلام کے دریا میں داخل ہوتے سے ایرانی بڑے خوش ہو کر قہقہے لگا رہے تھے کہ عرب کے وحشی خشک ملک کے رہنے والے دریا کی موجوں کو کیا جانیں جوش میں آ کر دریا میں گھس تو گئے ہیں اب سب کے سب ڈوب مریں گے ہماری ... نے ہماری بھرپور مدد کی ہے کہ ہمارے دشمن خود بخود ہی ہماری دیکھتی آنکھوں فنا ہو جائیں گے لیکن جب یہ خداوند تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا خدا ہی کا لشکر جو اسی کا کلمہ بلند کرنے کے لیے گھروں سے کفن باندھ کر نکلا تھا دریا کو عبور کرتا ہوا فصیل کے قریب پہنچ گیا اور پہلے ہی دستہ کے نعرۂ تکبیر سے محلات تھرتھرانے لگے تو ایرانیوں کو ہوش آیا اپنے مال و جان کی فکر پڑی اور بہت سے ایرانی دیو آمد دیو آمد کہتے ہوئے سروں پر پیر رکھ کر بھاگے اس جلدی میں جتنا جس سے ممکن ہوا اپنا مال و متاع لے کر شہر سے نکلنے کی کوشش میں لگ گیا اور لشکر اسلام بھی پورے کا پورا دار السلطنت میں بے روک ٹوک داخل ہو گیا اب دشمن کے زن و مرد اسلام کی غلامی میں تھے اور مال متاع لے کر شہر سے نکلنے کی کوشش میں ہر آدمی لگا ہوا دکھائی دینے لگا حالانکہ اب یہ مال و متاع بیت المال کا ذخیرہ تھا مدائن جیسا شہر مسلمانوں کے لیے اجنبی تھا گلی کوچے تو کیا سڑکوں تک لوگ بے خبر تھے پھر بھی جو کچھ مسلمانوں کو ملتا تھا امانت سمجھ کر اسے بیت المال میں داخل کرتے گئے ایسے شخص کو جس کے پاس بیت المال جمع کیا جاتا ہے عربی میں "صاحب اقباض" کہتے ہیں۔ اسی افراتفری اور نفسا نفسی میں ایرانی مال و جان کو بچا کر بھاگ رہے تھے اور مسلمان مال غنیمت کو جمع کر رہے تھے جو مسلمان گلی کوچوں میں گھس گیا وہاں کے مال کا مالک ہو گیا مگر کیا ناممکن کہ صرف ایک دانہ کی بھی خیانت ہوئی ہو رتی رتی مال صاحب اقباض کے پاس پہنچتا رہا اسی سلسلہ میں دو تین مسلمان اللہ والے نہروان کے پل پر پہنچ گئے دیکھتے کیا ہیں کہ چند ایرانی ایک خچر کو جس پر دو صندوق لدے ہوئے تھے دھکیلتے ہوئے لیے جا رہے ہیں مسلمان جو اس طرف کو لپکے تو ایرانی دیو آمد کہہ کر بھاگے مسلمانوں نے خچروں پر قبضہ کر لیا ان کا خیال تھا کہ ان صندوقچوں میں کچھ قیمتی پارچات اور زیورات وغیرہ ہوں گے۔ مگر صندوق کے کھلتے ہی معلوم ہوا کہ کسرائے ایران کا وہ بیش قیمت بلکہ انمول تاج تھا جس پر تمام ملک ایران کی کئی سالہ کل آمدنی جمع کی گئی تھی جو کبھی کبھی عظیم الشان درباروں میں استعمال ہوتا تھا وہ "تاج" ہے مگر کسی مسلمان کے دل میں صرف یہ خیال بھی پیدا نہ ہوا کہ اس بیش قیمت تاج کو آپس میں تقسیم کر لیں نہیں ایسا تو صرف خطرہ بھی پیدا نہیں ہوا پھر وہ اس خچر کو اسی طرح لدا لدایا صاحب اقباض کی خدمت میں لے گئے اور کسی قسم کا تصرف نہیں کیا ایسے ہی ایک دو یوم میں جبکہ مسلمان صبح کا فریضہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو رہے تھے ایک مسلمان نماز کی تیاری کے لیے اٹھا اور قضاء حاجت کے خیال سے ایک باغ میں گھس گیا صبح کا سپیدہ نمودار ہو چکا تھا مگر تا حال تارے جھٹک رہے تھے اور باغات میں بھی کافی اندھیرا تھا اسی اندھیرے میں اس مسلمان کو ٹھوکر لگی اسے اٹھا کر دیکھا کہ اس میں کیا چیز ہے دیکھا تو وہ ایک ڈبہ تھا اس اللہ والے نے اسے کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے؟ بلکہ اسی طرح وہ صاحب اقباض تک پہنچا دیا گیا جس میں ایسی قیمتی چیزیں برآمد ہوئیں جن کی قیمت لاکھوں سے بھی متجاوز تھیں صاحب اقباض نے جب امیر جیش حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مال غنیمت فراہم ہونے کی رپورٹ پیش کی تو اس عامر بن قیس رضی کے ڈبہ لانے کا واقعہ بھی سنایا تو حضرت امیر لشکر رضی نے فرمایا۔ ترجمہ:- خدا کی قسم یہ لشکر نہایت امانتدار ہے اگر اہل بدر کی افضلیت ثابت نہ ہو چکی ہوتی تو میں ضرور کہتا کہ یہ بھی ان کے برابر ہیں ہم مسلمانوں کے لیے صرف اسی ایک واقعہ میں بھی عبرت کے کئی سبق موجود ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین علامات بیان فرمائی ہیں کہ وہ جب بولے گا تو جھوٹ بولے گا وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی کرے گا اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کریگا مگر آجکل ہم مسلمانوں نے دیانت و امانت کا کس طرح مذاق اڑا رکھا ہے۔ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھو۔ اس کے علاوہ ایک اور لنگڑے صحابی رضی اللہ عنہ کا جراءت مندانہ واقعہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

آپ کا نام "عمرو بن جموح رضی" تھا اور آپ کے چار بیٹے تھے جو اکثر و بیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور غزوات میں بھی ہمیشہ ہی شریک رہا کرتے تھے غزوۂ احد میں حضرت عمرو بن جموح رضی کو بھی شوق ہوا کہ میں بھی شریک ہو کر اپنے لیے جنت واجب کر لوں اس کے احباب نے انہیں مشورہ دیا کہا تم لنگڑے اور معذور ہو تم پر جہاد فرض نہیں ہے مگر اس نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ بیٹھے شہادت کا بلند رتبہ حاصل کریں

اور میں شریک نہ ہوں یہ میرے لیے بہت افسوس کی بات ہے پھر گھر کے چند افراد نے کچھ طعنے وغیرہ بھی دے رکھے تھے آپ نے دعا فرمائی کہ اللھم لا تردنی الی اھلی اے اللہ مجھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹائیے اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی نیک خواہش اور جذبات کا اظہار فرمایا اور یوں فرمایا کہ اے اللہ کے نبی برحق میری خواہش ہے کہ میں اپنے لنگڑے پیر کے ساتھ لنگڑاتا ہوا جنت میں چلوں اور جنت کی سیر کروں حضرت نبی کریمؐ نے بھی فرمایا کہ اے عمرو بن جموح رضؓ تم معذور ہو مگر آپ نے اپنے جذبات کا پھر اظہار فرمایا اور آنکھوں سے آنسو نکل آئے تو حضرت نبی کریمؐ نے اجازت عطا فرمادی حضرت ابوطلحہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو کو اکڑتے ہوئے اور خوش ہوتے ہوئے چلتا دیکھا تو خوشی سے میرے آنسو نکل آئے پھر میں نے دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے خدا کی قسم میں جنت کا مشتاق ہوں ان کا ایک بیٹا بھی ان کے ہمراہ تھا وہ دونوں ڈٹ کر بڑی دلیری اور بہادری کے ساتھ لڑتے رہے حتیٰ کہ دونوں شہید ہوگئے جب آپکی بیوی کو خبر ہوئی تو وہ دونوں کی نعش لینے کے لیے ایک اونٹ لے آئی تاکہ اس پر لاد کر دفن کرنے کے لیے لے جائیں مگر اونٹ بیٹھ گیا اس کو مار مار کر اٹھایا گیا تاکہ مدینہ کی طرف اونٹ چلے مگر کوشش بسیار کے باوجود اونٹ پھر احد کی طرف منہ کر کے بھاگ آتا تھا آخر اس پاک بی بیؓ نے تنگ آکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پورا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا کہ آتے وقت عمرو بن جموحؓ نے کوئی دعا مانگی تھی اس نے کہا ہاں یارسول اللہؐ اس نے دعا کی تھی کہ اللھم لا تردنی الی اھلی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اسی دعا کی وجہ ہے اونٹ کو جانے کا حکم نہیں ہے لہٰذا اس کو یہیں احد ہی میں دفن کردو چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق آپ کو وہیں دفن کردیا گیا اس سے آپ خود ہی اندازہ کر لیجئے کہ جب معذور اور مجبور مسلمانوں نے اس قدر جرات اور دلیری کا مظاہرہ کر دکھایا ہے تو ہم خاموش کیوں بیٹھیں للہ بیدار ہو جائیے اور غلط معاشرہ کی اصلاح کے لیے اپنا جہاد جاری رکھئے اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے غلط عقائد۔ غلط نظریات اور غلط معاشرہ کی اصلاح کے لیے باہمی ارتباط پیدا کر کے ان کو صحیح راہ دکھانے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ تک پیش کرنے کی ضرورت ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے تاکہ خدا کی زمین پر خدا کی حکومت قائم ہو اور غیر اللہ کی بندگی و پرستش مٹ جائے آمین ٥

ڈنگے بجا رہے ہیں شجاعت کے گوسفند
کوئی بتائے کہ شیر نیستاں کو کیا ہوا؟

منور علی عباسی

چینی مسلمانوں کے شب و روز

سنکیانگ کی ایک کروڑ دس لاکھ کی آبادی میں ستّر فیصد مسلمان ہیں

گذشتہ دنوں چینی مسلمانوں کے ایک وفد نے جناب حاجی الیاس کی قیادت میں پاکستان کا دورہ کیا۔ چینی مسلمانوں کے اس وفد کے دورے سے اتنا تو ہوا ہو گا کہ موتمر عالم اسلامی اور رابطہ عالم اسلامی جیسی تنظیموں کو یہ پتہ چل گیا ہو گا کہ چین میں بھی مسلمان آباد ہیں اور وہ بھی کسی توجہ کے مستحق ہیں۔

ورنہ عام طور سے دیکھنے میں تو یہی آیا ہے کہ ان دونوں عالمی مسلم تنظیموں کی دستاویزات بیانات میں کبھی بھی چینی مسلمانوں کا ذکر نہیں ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ تنظیمیں نہ صرف دنیا بھر کے ملکوں میں مسلمانوں کے معاملات پر اظہار خیال کرتی ہیں بلکہ اکثر اوقات اپنے ملکوں کی قانونی حکومتوں کے خلاف سرگرم اور علیحدگی پسند مسلم تنظیموں کی امداد بھی کرتی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ بیرونی دنیا کو چینی مسلمانوں کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں، غالباً یہی وجہ ہے کہ ان کے موجودہ حالات کے بارے میں بہت کم لکھا جا رہا ہے جس کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے مسلمانوں کو چینی مسلمانوں کے حالاتِ زندگی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ دیکھا جائے تو چین میں مسلمان صدیوں سے آباد ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ چین کے اصل باشندوں یعنی ہان قوم میں سے بہت کم لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس کے برعکس یوگیر، کرغیز اور کزاخ قوموں کی اکثریت مسلمان ہے جو پاکستان افغانستان اور روس کی سرحد سے متصل علاقے سنکیانگ میں آباد ہیں۔ جو چین کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ چینی مسلمان سات مختلف قومی و نسلی گروپوں سے تعلق رکھتے ہیں اور سنکیانگ کی ایک کروڑ دس لاکھ آبادی میں ان کی تعداد ۷۰ فی صد ہے جن میں یوگیروں کی تعداد ۵۰ لاکھ اور کزاخوں کی تعداد آٹھ لاکھ کے قریب ہے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے گروپ ہیں۔

۱۹۶۶ء میں چیئرمین ماؤ کی ہدایات کے مطابق شروع ہونے والے "تہذیبی انقلاب" کے زمانے میں سنکیانگ کی مسلم آبادی میں اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ بڑی تعداد میں مسلمان اندرون چین سے ہجرت کر کے سنکیانگ میں آباد ہو گئے ہیں۔ گو کہ اس سے قبل چینی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ملک چھوڑ کر باہر چلی گئی تھی اور ان چینی مسلمانوں کی ایک قابل ذکر تعداد چین چھوڑ کر پاکستان کے علاقے گلگت میں آباد ہو گئی ہے جنہیں ان کے مخصوص نیلے رنگ کے لباس میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تہذیبی انقلاب کے دوران سنکیانگ یوگیر اور کرغیز کے مشہور مسلمان مصنفوں اور ادیبوں کی کتابیں جلادی گئیں۔ مسجدوں کو شہید کیا گیا اور مسلم تہذیب کی یادگاروں کو مسمار کر دیا گیا۔ حتیٰ کہ تہذیبی انقلاب کے دوران کی جانے والی ان زیادتیوں سے اختلافِ رائے رکھنے والے ان کارکنوں کو جو اِن قومی اقلیتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ "پان اسلام ازم" اور "پان ترک ازم" کا شکار ہونے کا الزام لگا کر گرفتار کر کے سزائیں دی گئیں۔ سنکیانگ کے مہاجرین کے بقول مسلمانوں کو خنزیر کا گوشت کھانے اور اس کی چربی سے تیار ہونے والی چیزیں کھانے پر مجبور کیا گیا۔

گو کہ موجودہ چینی قیادت بار بار یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ مسلمانوں پر ہونے والی ان زیادتیوں کی ذمہ داری "چار کے معزول ٹولے" پر ہے۔ اور اب چین میں مذہب سمیت قومی اقلیتوں کے تمام حقوق کا احترام کیا جاتا ہے۔ اور ان کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ چین کی موجودہ قیادت غیر چینی قومیتوں کو زبردستی ہان قوم میں ضم کرنے کی پالیسی سے دستبردار نہیں ہوئی ہے۔

حال ہی میں سنکیانگ کا دورہ کر کے آنے والے غیر ملکی صحافیوں کا کہنا ہے کہ اب بھی وہاں تمام مذہبی مدرسے بند پڑے ہیں اور مسلم علماء کو مناسب روزگار نہیں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ چین بھر میں قرآن شریف سمیت کوئی بھی اسلامی کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اس پر ستم یہ ہے کہ ان مذہبی کتابوں کو درآمد کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ اس وقت چینی مسلمانوں کے پاس قرآن مجید کے جو نسخے موجود ہیں وہ انتہائی خستہ حالت میں ہیں۔ ان مغربی صحافیوں کا خیال ہے کہ "جب قرآن مجید کے نسخے اپنی خستگی کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے تو خطرہ ہے کہ چین سے اسلام بحیثیت مذہب کے ختم نہ ہو جائے"

چنانچہ اس خطرے کے پیش نظر چینی مسلمان خفیہ طور پر خود اپنے ہاتھوں سے قرآن شریف کی نقلیں تیار کر رہے ہیں۔

چین میں مسلمانوں کے قومی تشخص کو ختم

کرنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کے تحت ایک طرف تو مسلمان علاقوں کو تقسیم کر کے مختلف چینی علاقوں میں ضم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مسلم اکثریت کے علاقے یوگیر کو چار مختلف چینی علاقوں میں ضم کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ دوسرے علاقوں سے چینیوں کو لا کر مسلمان علاقوں میں بسا کر مسلمان اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو اقلیت میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ برطانوی اخبار "فنانشل ٹائمز" نے لکھا ہے کہ چین مسلمانوں کو خود اپنے علاقوں میں اقلیت میں تبدیل کرنے کے لیے اس علاقے میں دس کروڑ ہان چینیوں کو آباد کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے تاکہ اندرون چین سے آ کر آباد ہونے والے ہان چینیوں کی تعداد اتنی بڑھ جائے کہ کہ مقامی مسلمانوں کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ رہے۔

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ سنکیانگ یوگیر اور کرہ غیز یہ میں لا کر آباد کئے جانے والے چینیوں کی بستیاں اس طرح بسائی جا رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی بستیوں کے بیچ میں ہوتی ہیں تاکہ مسلمانوں کی بستیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر سکیں۔ مثال کے طور پر سنکیانگ کے علاقے شہنیری میں چالیس لاکھ نیم فوجی ہان چینیوں کی بستیاں علیان کزاخوں اور دون گان مسلمانوں کی بستیوں کے درمیان اس طرح حائل ہو گئی ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے کاٹ کر رکھ دیا ہے ہان چینیوں کی بستیوں کا یہ جغرافیائی محل وقوع محض اتفاق کی بات نہیں ہے بلکہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ جس سے اب عرب مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل بھی فائدہ اٹھا رہا ہے۔

سنکیانگ کے مسلمانوں کے معاشی حالات بھی انتہائی خراب ہیں اس کا ایک سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس علاقے کی ترقی اور فلاح کے لیے مرکزی حکومت جو رقوم مختص کرتی ہے اس کا بیشتر حصہ اندرون چین سے آنے والے ہان چینیوں کی دیکھ بھال اور آباد کاری، ان کی نیم فوجی بستیوں کی تعمیر، جنگی تعمیرات اور چین کی دیکھ بھال پر خرچ ہوتا ہے۔ چینی حکومت اس علاقے میں چین کی عوامی فوج آزادی کی چھاؤنیوں کی موجودگی کو زبردست اہمیت دیتی ہے۔

جبری قومی انضمام، مذہبی آزادیوں پر قدغن اور معاشی استحصال کی چینی پالیسی کی وجہ سے سنکیانگ کی مسلم قومیتوں میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے چنانچہ مغربی ذرائع ابلاغ کی اطلاعات کے مطابق فروری ۱۹۸۰ء میں سنکیانگ کے مسلمانوں نے مسلح بغاوت کی جو اوانی کے علاقے سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ اکسو، کاہن اور اوشی کے علاقوں تک پھیل گئی۔ باغیوں نے سرکاری عمارات اور دفتروں پر حملے کر کے تہس نہس کر دیا اور اسلحہ خانوں پر قبضہ کر لیا اس بغاوت پر تبصرہ کرتے ہوئے چینی کمیونسٹ پارٹی کی ایک رپورٹ میں جو صرف پارٹی ممبران کے لیے تھی اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ بغاوت "سنکیانگ کی متحدہ قومی فوج" نے کی تھی۔

اس بغاوت سے نمٹنے کے لیے ۲۸ فروری ۱۹۸۰ء کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور ملٹری کونسل نے اس بغاوت کو بے دردی سے کچلنے کا فیصلہ کیا اور علاقے کو چین کی باقاعدہ فوج کے حوالے کیا گیا۔ ان واقعات سے چینی مسلمانوں پر جو کچھ بیت رہی ہے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

مولانا سید جلال الدین عمری

ماخوذ از برھان دھلی

عورت اسلامی خاندان میں

ان مکروہ جذبات کا ایک نتیجہ یہ بھی تھا کہ بعض قبائل لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے قرآن مجید نے قتل اولاد کی سخت مذمت کی، اسے ایک سنگین جرم قرار دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے اسے ختم کردیا۔ اس نے کہا کہ قیامت کے روز اس شقاوت اور سنگ دلی کا خدا کو جواب دینا ہوگا۔ فرمایا۔

اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ اس لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ جسے زندہ دفن کیا گیا تھا۔ کہ کس جرم میں اسے مارا گیا
(التکویر)

اسلام نے لڑکیوں کے بارے میں اس کے بالکل برعکس جذبات پیدا کئے۔

اس نے پہلی بات یہ کہی کہ یہ اللہ کی مرضی ہے۔ کہ وہ کسی کو اولاد سے نوازتا ہے۔ اور کسی کو محروم کردیتا ہے۔ کسی کو صرف لڑکے عطا کرتا ہے۔ اور کسی کو صرف لڑکیاں۔ کسی کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی دیتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی صورت نہ تو باعث افتخار ہے۔ اور نہ ذلت و رسوائی کا سبب۔ یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور علم وحکمت کے تحت ہوتا ہے۔ جو لوگ اسے عزت و ذلت کا معیار سمجھتے ہیں۔ وہ اس کی حکمت پر حرف گیری کرتے ہیں کہ۔ فرمایا

اللہ ہی کے لئے آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔ یا انہیں لڑکوں اور لڑکیوں کے جوڑے دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بے شک وہ علم والا اور قدرت والا ہے (الشوریٰ ۵۰)

لڑکیوں کی پرورش کی ترغیب دی گئی اسے کار ثواب اور حصول جنت کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضہ کی روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالے جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ کچھ بھی آزمائش میں ڈالے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

احادیث میں دو تین لڑکیوں یا بہنوں بلکہ ایک لڑکی یا ایک بہن کی پرورش پر بھی جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس سے اس شخص کے اجر و ثواب کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جسے تین سے بھی زیادہ بچیوں یا بہنوں کی نگہداشت کرنی پڑے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کسی کے تین لڑکیاں ہوں۔ وہ ان کے سلسلہ کی پریشانیوں پر صبر کرے اور اپنی محنت کی کمائی سے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔

حضرت ابو سعید خدری رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

تم میں سے جس کے تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں۔ اور وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ تو جنت میں لازماً داخل ہوگا۔

حضرت ابو سعید خدری رضہ ہی کی ایک اور روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کسی کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہی ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھی رفاقت اختیار کرے۔ اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کسی کی تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی تکلیفوں اور معاشی پریشانیوں پر صبر کرے۔ تو اُن کے ساتھ اس کی ہمدردی کی وجہ اللہ تعالے اُسے جنت میں داخل کرے گا۔

فرماتے ہیں اس ایک شخص نے پوچھا؟ اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں (اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو، آپؐ نے فرمایا دو لڑکیاں ہوں تو بھی (اللہ جنت عطا کریگا)، ایک شخص نے کہا اگر ایک ہو؟ آپؐ نے فرمایا ایک ہو تو بھی۔

اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے بھی آئی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص تین لڑکیوں کی یا ان جیسی تین بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب اور سلیقہ سکھائے۔ ان کے ساتھ ادب اور شفقت کا سلوک کرے۔ یہاں تک کہ اللہ ان کو

بے نیاز کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا۔

یہ ثواب سن کر ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اگر کوئی دو لڑکیوں یا بہنوں کی اس طرح خدمت کرے تو کیا اسے بھی یہی ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! دو پر بھی راوی کا بیان ہے کہ اگر وہ ایک کے بارے میں سوال کرتا تو بھی آپؐ یہی جواب دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص دو بچیوں کی، ان کے جوانی کو پہونچنے تک پرورش کرے گا قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح دل کی آئیں گے یہ فرما کر آپؐ نے انگشتہائے مبارک کو ملا کر دکھایا۔

ان احادیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک لڑکی یا ایک بہن کی پرورش یا تعلیم و تربیت سے بھی آدمی جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جب وہ ایک سے زیادہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ تو اُمید ہے اُس کے درجات اور بلند ہوں گے۔ احادیث میں اس بات کی بھی ترغیب دی گئی ہے کہ بچیوں کی پرورش کے ساتھ ان کو اچھی تعلیم تربیت دی جائے۔ ان کا مناسب رشتہ کیا جائے اور اس کے بعد بھی بہتر سے بہتر سلوک ان کے ساتھ کیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی۔ ان کو تعلیم و تربیت دی۔ ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) اچھا سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

عام طور پر لڑکوں سے زیادہ محبت کی جاتی ہے۔ غذا، لباس، علاج اور تعلیم وغیرہ ہر معاملہ میں ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان فرق نہ کیا جائے۔ اور ان کے ساتھ برابر کا سلوک کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص کی لڑکی ہو۔ وہ نہ تو اسے زندہ درگور کرے۔ اور اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرے۔ اور نہ اس پہ اپنے لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

ان احادیث میں لڑکیوں کی پرورش، تعلیم تربیت، شادی بیاہ اور ان کے ساتھ مساوی سلوک پر جہنم سے نجات پانے اور جنت میں جانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ جس شخص کو خدا اور آخرت کا یقین نہیں ہے۔ اور جو اس دنیا ہی کو سب کچھ سمجھے ہوئے ہے۔ وہ تو اس کی اہمیت کو محسوس نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک مومن کا مطمح نظر ہی آخرت کی کامیابی ہے۔ اس کے لئے اسی بشارت میں وہ سب کچھ ہے۔ جو وہ چاہتا ہے۔

اس ترغیب کے ساتھ بچیوں کے بارے میں یہ تصور بھی مٹایا گیا۔ کہ وہ بے حیثیت اور کم وقعت نہیں ہیں۔ جیسا کہ دنیا سمجھتی ہے بلکہ وہ قدرت کا گراں مایہ عطیہ ہیں۔ ان کے اندر انس اور محبت ہوتی ہے۔ وہ لڑکوں میں بھی نہیں ہوتی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لڑکیوں سے نفرت مت کرو وہ تو غمخوار اور بڑی قیمتی ہیں

لڑکی کے ساتھ حسن سلوک کی یہ وہ تعلیم ہے۔ جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ اسلامی قانون کی رو سے اولاد اگر صاحب حیثیت نہیں ہے اور اس کے پاس کوئی جائز ذریعہ معاش بھی نہیں ہے۔ تو باپ پر اُس کا نفقہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس اصول کے تحت لڑکوں کی طرح لڑکیوں کا نفقہ بھی اسی پر واجب ہے۔ لڑکی کا نفقہ اس کی شادی ہونے تک باپ پہ اور باپ کے عدم موجودگی میں قریب ترین رشتہ دار پہ ضروری ہے۔ شادی کے بعد شوہر اس کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ شوہر کا انتقال ہو جائے یا وہ اُسے طلاق دیدے۔ اور عورت معاشی لحاظ سے خود کفیل نہ ہو۔ تو اس کی اولاد پہ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں باپ یا اور کسی قریبی رشتہ دار پہ اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ اس کا قانونی حق بھی ہے۔ اور حدیث میں اس ذمہ داری کے اٹھانے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سراقہ بن مالکؓ سے پوچھا

تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا اپنی اس بچی پر احسان کرنا جو بیوہ ہونے یا طلاق دے دیئے جانے کی وجہ سے) تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہو اور جس کے لئے کمانے والا تمہارے سوا اور نہ ہو۔

صحابہ کرام رضؓ اپنی بیوہ یا مطلقہ لڑکیوں کا کس حد تک خیال رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت زبیر رضؓ نے اپنے کچھ مکانات وقف کئے تھے۔ تو اس کی تفصیلات میں یہ بات بھی داخل تھی

ان کی جو لڑکی (طلاق یا بیوگی کی وجہ سے) گھر واپس آ جائے گی۔ وہ ان میں رہے گی۔ نہ وہ نقصان پہونچائے گی۔ اور نہ اسے نقصان پہونچایا جائے گا۔ اگر شوہر کی وجہ سے وہ مالی لحاظ سے بے نیاز ہے۔ تو اس کا ان میں کوئی حق نہ ہوگا۔

اس طرح اسلام نے گھر کے اندر عورت کی حیثیت قانونی لحاظ سے بہت ہی محفوظ اور اخلاقی لحاظ سے بہت ہی بلند اور قابل احترام بنا دی ہے۔

از قاری عبدالرحیم لیہ شہر

دینی نقطۂ نظر سے مسجد کو کیا اہمیت حاصل ہے

خلافت راشدہ میں مسجد کو مکتب کی حیثیت حاصل رہی محدثین و فقہا کے حلقہ ہائے درس مساجد ہی میں منعقد ہوتے تھے تشنگان علم دور و نزدیک سے آتے اور ان چشمہ ہائے علمی سے سیراب ہوتے بنو امیہ اور بنو عباس کے دور اقتدار تک مسجد اسی حیثیت کی حامل رہی خلفاء کی وابستگی مساجد سے قائم رہی اور وہ ان کی سرپرستی کرتے رہے اور امامت کے فرائض انجام دیتے جمعہ کے روز منبر کی زینت بنتے الغرض تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں مسجد کو امتیازی حیثیت حاصل رہی اور وہ خانہ خدا ہونے کے علاوہ بہترین درس گاہ تصور کی جاتی تھی

اشاعت علم میں مسجد کا کردار

مکہ میں نبوت کے بارھویں سال اگرچہ نماز فرض ہوگئی تھی مگر مسلمانوں کی عسکری قوت کی کمزوری کے باعث مکی زندگی میں نماز باجماعت کا اہتمام نہ کیا جاسکا جب آپؐ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور ہر طرح سے ذہنی سکون حاصل ہوا تو آپؐ نے سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا جو آج ایک مسجد نبویؐ کے نام سے موسوم، مشہور چلی آتی ہے یہی مسجد ملت اسلامیہ کا مرکز قرار پائی جناب نبی کریمؐ جب مسجد میں رونق افروز ہوتے تو صحابہ کرامؓ حضورؐ سے دینی مسائل دریافت کرتے حضورؐ ان کو علمی فیوض سے مستفید فرماتے۔

مسجد ایک دینی شعار کی حیثیت سے

مسجد دین اسلام میں ایک عظیم دینی شعار رکھتی ہے مسجدیں اگرچہ خالص خدا کی عبادت کے لیے بنائی جاتی ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک مذہبی، تعلیمی اور ثقافتی مرکز کی حیثیت رکھتی ہیں غزوات میں آپ کا معمول تھا کہ رات بھر انتظار فرماتے صبح کو جہاں سے اذان کی آواز آتی وہاں حملہ کرنے سے روک دیتے چنانچہ ایک سفر جہاد میں آپؐ کے کانوں میں ایک طرف سے "اللہ اکبر" کی آواز آئی تو آپؐ نے فرمایا وہ یہ فطری شہادت ہے اس کے بعد آپ نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی آواز سنی تو فرمایا آگ سے نجات ہوگئی صحابہؓ نے ادھر ادھر دیکھا تو معلوم ہوا چرواہے کی آواز ہے (صحیح مسلم)

مسجد کا کردار

(روحانی تربیت) جب انسان مسجد میں جاتا ہے تو وہ دنیا اور اس کی دلچسپیوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہاں جاکر وہ اپنی غلامی اور اللہ تعالیٰ کی آقائی کا اقرار کرتا ہے اپنے نفس کو پاک کرتا اور خدا کے ساتھ لو لگاتا ہے اس کی روح پاکیزہ ہوتی ہے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنے سے انسان کے دل پر خاص اثر ہوتا ہے۔

مسجد کے آداب کی تعلیم، مسجد میں جانے سے انسان کو آداب کی تعلیم ملتی ہے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے اطاعت امیر کا جذبہ ابھرتا ہے مسجد میں وہ بلاضرورت بات نہیں کرسکتا خطیب کے وعظ کو خاموشی و توجہ کے ساتھ سنتا ہے مسجد میں بھی نہایت خاموشی سے داخل ہوتا ہے اگر جماعت ہو رہی ہو تو بھی بھاگ کر اس میں شامل ہونے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس سے مسجد کے وقار میں فرق آتا ہے۔

مسجد دین اسلام کا ایک تابندہ نشان ہے مسجد کی عمارت انتہائی سادگی کے باوصف اپنے اندر مقناطیسی کشش رکھتی ہے۔ کسی قوم کی زندگی اس کے دینی شعار سے وابستہ ہوتی ہے یہ اس کی ملی بیداری اور غیرت کی دلیل ہے یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں مسلمان مساجد کی تعمیر سے کبھی غافل نہیں رہے ہمارے ملک میں عظیم مساجد ابھی تک شاہان مغلیہ کی یاد تازہ کر رہی ہے لاہور کی شاہی مسجد کو دیکھ کر باہر سے آنے والے سیاح دریائے حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ شاہی مسجد کی عظیم الشان عمارت مسلم سلاطین کے ماہر تعمیرات اور محب اسلام ہونے کا زندہ ثبوت پیش کر رہی ہے (ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعٰی فی خرابھا الخ

لیکن افسوس، آج کل مسلمان سورت بقرہ کی ۱۱۴ آیت کے مصداق ہونے میں عار نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اس کو اپنی کامیابی کا سرٹیفکیٹ سمجھنے پر اظہار مسرت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں اور یہود و نصاریٰ کی سنت کو عملی جامہ پہنانے میں سرگرداں ہیں۔ جس طرح یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ ٹھیک راہ پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود حق پر نہیں حالانکہ وہ وھم یتلون الکتاب پر عمل کرتے ہیں حالانکہ ایسی ہی باتیں وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں۔ آج کے لوگ مسجدوں پر قبضہ کرنے اور اس میں اپنی من مانی کو اپنانے اور مساجد کو ذکر الٰہی سے خارج کرنے

از سید عطاء الرحمٰن بی - اے آنرز

جو بکری ریوڑ سے علیحدہ ہو اس کو

بھیڑیا کھا جاتا ہے

پاکستان میں تینیس سال کی طویل عرصہ کی کشمکش کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ کو ملک میں اسلامی نظام کی چند دفعات کا نفاذ ہوا - قوم نے کلمہ شکر ادا کیا - کہ کچھ تو ہوا - مگر لادین عناصر کے لیے یہ بم کا گولہ ثابت ہوا اور ان کو اپنی موت صاف نظر آنے لگی - اس بناء پر ان کی ریشہ دوانیاں اسلامی نظام کے خلاف تیز سے تیز تر ہوگئیں - ایک طرف تو نوکر شاہی اور افسر شاہی کے ذریعہ اس کے عملدر آمد میں اور روڑے اٹکائے اور اسے عملی صورت میں نافذ نہ ہونے دیا - دوسری طرف فرقہ واریت کی آڑ لے کر اس متفقہ نظام میں اختلافات کے بیج بونے شروع کر دیئے اور سب سے پہلے شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دی اور اس نظام کی بعض دفعات پر اعتراض کیا گیا کہ یہ دفعات فقہ حنفیہ کے مطابق نافذ کی گئی ہیں - اور اس طرح شیعہ برادری کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئے اور شیعہ برادری نے اس نظام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کرنے لگے - شیعہ سنی اختلافات نے اتنی شدت پکڑی اور آپس کی بیان بازی نے ملک کی فضا میں ایسی کشیدگی پیدا کر دی - کہ محسوس ہونے لگا - کہ مسلمانوں کے یہ فرقے کہیں آپس میں ہی دست و گریبان نہ ہو جائیں - آخر علماء اور حکومت کی کوششوں سے اس مسئلہ کے حل کے لیے کمیٹی تشکیل پا گئی اور اس طرح لادین عناصر کا یہ حربہ ناکام ہوگیا -

پاکستان میں مسئلہ کسی کی فقہ یا کسی فرقہ کے مسلک کے نفاذ کا ہوتا تو اسلامی نظریاتی کونسل کی ضرورت نہ تھی - مسئلہ اس وقت یہ ہے - کہ ایک ایسا متفقہ قانون وضع کیا جائے جو قرآن و سنت کے بھی مطابق ہو اور تمام فرقوں کے لیے قابل قبول بھی - ایک چیز صاف ہے کہ پبلک لاء تو اکثریت کا ہی ہوگا - کیونکہ دنیا بھر میں یہ اصول تسلیم شدہ ہے -

اس طرف سے ناکامی کے بعد سازشی خاموش نہیں بیٹھ گئے بلکہ انہوں نے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور کسی موقعہ کی تلاش میں سرگرداں رہے - آخر فرقہ واریت کی آگ بھڑکا دی گئی - اور مذہبی جماعتوں کو آپس میں ٹکرا دیا - جمعیۃ علماء پاکستان نے پہلے تو قومی اتحاد سے علیحدہ ہو کر مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر ضرب لگائی اور پیپلز پارٹی کے ہاتھ مضبوط کیئے اور جب دیکھا کہ مسلمان من حیث القوم بھاری اکثریت کے ساتھ قومی اتحاد کے ہمنوا ہیں - اور انہوں نے ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنانے کی جو جسارت کی ہے اس میں ناکام رہے ہیں تو مایوسی کے عالم میں قومی اتحاد کی ایک بانی جماعت یعنی جماعت اسلامی کے خلاف کفر - اسلام دشمنی اور تحریک پاکستان اور قائدین پاکستان کے خلاف ہونے کا فتویٰ لگانے لگے اور اعلان کیا گیا کہ جماعت اسلامی کا اسلام ہمیں قبول نہیں ہے - ہم ابھرا اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے - فتنہ کو مزید ہوا دینے کے لیے تبلیغی جماعت میں کیڑے نکالنے شروع کیئے اور نفرت کی آگ خوب بھڑکائی - حالانکہ سب جانتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ دامے درمے قدمے گاؤں گاؤں پھر کر عوام کو اسلام سے روشناس کراتے ہیں - جب یہ حربے بھی ناکام ہوئے اور جماعت اسلامی نے بھی بریلوی مکتب کی کتابوں میں سے ایسی عبارتیں اور حوالہ جات نکالنے شروع کیئے جس کی بناء پر جمعیۃ علماء پاکستان کی وطن دشمنی اور اسلام دشمنی کو منظر عام پر لایا جائے - تو وہ میدان سے فرار ہوگئے اور اب مسجدوں کو اکھاڑہ بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ مسجدوں کی پرامن فضا کو تہ و بالا کیا جائے عوام کو عوام سے لڑایا جائے - اس کا نتیجہ یا تو ۱۹۷۷ء جیسا ہوگا کہ انتخابات ہی ملتوی ہو جائیں - یا پھر نتیجہ ۱۹۷۰ء جیسا ہوگا کہ باوجود اس کے کہ مذہبی جماعتوں نے ووٹوں کی اکثریت حاصل کی لیکن حزب اختلاف کی نشستیں سنبھالیں - اور ایک لادین جماعت یعنی پیپلز پارٹی نے حزب اقتدار کا کردار ادا کیا اور سات برس تک ان مذہبی جماعتوں کے اختلاف کے نتیجہ میں قوم کو سنگین حالات کا سامنا رہا اور وہ نت نئی مصیبتوں کا شکار بنتے رہے -

تحریک استقلال اور جمعیۃ علماء پاکستان نے اپنے مفاد کی خاطر اتحاد سے علیحدگی اختیار کر کے قوم کو تذبذب میں مبتلا کر دیا - اور نوجوانوں کو اسلام سے بیزار کرنے کا باعث یہی جماعتیں ہیں - اگر یہ جماعتیں اتحاد میں رہتیں تو مسلم نوجوانوں کو کبھی سوشلزم اور کمیونزم کا خیال تک بھی نہ آتا

اب وہ سوچتے ہیں کہ جب ایک خدا ، ایک رسول ایک کتاب ، ایک شریعت ایک مقصد تو پھر اختلاف کیوں - اہل سنت کے جھوٹے نعرے لگانے والوں نے اور فرقہ وارانہ باتیں کرنے

والوں نے جہاں پاکستان کو اسلام کی منزل سے دور کیا وہاں نوجوان نسل کو اسلام سے برگشتہ کیا اور اسی طرح لادین طبقہ کی دانستہ طور پر حوصلہ افزائی کی ۔ اور ان کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا۔ آپس کے اختلافات نے اصلی محاذ سے ہٹا دیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔

"اور تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ بازی نہ کرو اگر دو مسلمان بھائیوں میں یا گروہوں کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو ان کی صلاح کرا دیا کرو"

پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کی امداد اور تعاون جماعت کے ساتھ ہوتا ہے ۔ افراد کے ساتھ نہیں ۔ جو اتحاد سے علیحدہ ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا"

اور اختلاف ہی تو ہے ۔ جس کی بنا پر ہم مسلمان لیلۃ القدر جیسی متبرک رات کے ثواب سے محروم ہو گئے ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم عطا ہوا ۔ تو آپ صحابہ کرام کو بتلانے کے لیے باہر تشریف لائے تو باہر دو صحابی آپس میں کسی بات پر اختلاف کر رہے تھے ۔ جس کی طرف متوجہ ہونے کے باعث آپ سے لیلۃ القدر کا علم واپس لے لیا گیا ۔

دوسری جگہ آپ نے فرمایا

"جو بکری ریوڑ سے علیحدہ ہو جائے اس کو بھیڑیا کھا جاتا ہے ۔ اس طرح مسلمانوں کے اتحاد سے جو علیحدہ ہو گا وہ شکست کا باعث بنے گا"

اب ذرا ان آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی کو دیکھا جائے ۔ یہ ہمیں کیا سبق دیتی ہیں ۔

اور ہم کس راہ پر چل رہے ہیں ۔ ہم جمعیتہ علماء پاکستان اور تحریک استقلال کے رہنماؤں سے درخواست کریں گے کہ خدارا اب قوم پر رحم فرمائیں اور ۱۹۷۰ء والا کردار نہ دہرائیں ۔ اس قوم پر پہلے ہی بہت مشکلات کے پہاڑ گر چکے ہیں ۔ اب اس میں مزید برداشت کی سکت نہیں ہے ۔ اس قوم کو مزید آزمائش میں نہ ڈالئے ۔

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے ۳۴ برس بیت چکے ہیں ۔ پرانے ہتھکنڈے ختم کیجئے ۔ پاکستان بننے کے بعد اب صرف پاکستان کی بات کیجئے کس نے پاکستان میں آنے کے بعد کیا کیا اور کیا کرے گا ۔ ماضی میں کیا کیا تھا اس کو بھول جائیے ۔ سب مل جل کر وطن کی ترقی اور اسلام کی سربلندی کے لیے کام کیجئے اور قومی اتحاد میں شامل ہو کر اخوت اسلامی کا ثبوت دیجئے ورنہ اگر اس بار بھی اسلامی قوتیں ناکام ہو گئیں ۔ تو پھر یہ موقع دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا ۔ پھر خدانخواستہ قوم لادینی عناصر کے شکنجے میں ایسی جکڑی جائے گی ۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے اس شکنجہ سے نہیں نکال سکے گی ۔

حضرت مولانا مفتی محمود نے سیاسی بصیرت اور دینی جمیعت سے کام لیتے ہوئے ۔ اتحاد سے علیحدہ ہونے والی جماعتوں کے قائدین سے بار بار درخواست کی ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کی عظمت کے لیے دوبارہ اتحاد میں آجائیں ۔ تاکہ وطن عزیز میں اسلامی دور دورہ ہو ۔ لیکن علیحدگی پسندوں نے بہرے اور گونگے ہونے کا ثبوت دیا ہے اور کوئی دلیل یا اپیل ان کے جذبہ حب الوطنی کو بیدار نہیں کر سکی ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہماری قوم کو متحد ہو کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشش کی توفیق عطا فرمائے اور اقتصادی تکالیف کو دور فرمائے ۔

بقیہ: بھیڑیا کھا جاتا ہے

کی سعی لاحاصل کے درپے ہیں اور علماء حقہ کو کچلنے کی تمنا لیے بیٹھے ہیں ۔ ؎

آج مقتل میں یہ قاتل کہہ رہا ہے بار بار
کیا تمنائے شہادت بھی کسی کے دل میں ہے

یہ لوگ مختلف بکھیڑے چھیڑ کر مساجد الٰہیہ کو برباد کرنا چاہتے ہیں (البقرہ آیت ۱۱۴)

یہ لوگ اپنی ناکامی اور دوسروں کو اپنے ساتھ "اسفل من النار" کی طرف دعوت دینے کو اپنی کامیابی پر محمول کرتے ہیں اور مساجد الٰہیہ پر قبضہ کرنا اور لوگوں کو نماز وغیرہ سے روکنا اور آداب مسجد کو پس پشت ڈال کر ملک میں افراتفری کو ہوا دینا اور خدا کے دین اسلام کی بجائے تقویت کے کمزوری کی راہ پر لانے کی کوشش کرنا اور اپنے آپ کو عاشق رسول کہنا اور مستحق جنت سمجھنا اور سواد اعظم کا نعرہ بلند کرنا اور اپنے آپ کو اکثریت پہ محمول کرکے

اکثر الناس لا یشکرون (البقرہ آیت ۲۴۳)
واکثرھم الفسقون ۰ (آل عمران ۱۱۰)
ولا تجد اکثرھم شکرین (الاعراف ۱۷)
وان وجدنا اکثرھم لفسقین (الاعراف ۱۰۲)
ولکن اکثرھم لا یعلمون (الاعراف ۱۳۱)
(الانفال ۳۴) واکثرھم فسقون (التوبہ ۸)

خدا کے ان فرمانوں کے مصداق ٹھہرتے ہیں جو لوگ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے کسی کو روکے جیسے قریش مسلمانوں کو بیت اللہ کا حج کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کرتے جیسے نصاریٰ نے یہود کے خلاف بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا اور جیسے آجکل نام نہاد مولوی پیٹ کی خاطر چند غنڈوں اور حکومت کے تعاون سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنا اور مساجد کو برباد کرنا اور ملک پاکستان میں اسلام اور دین کا مذاق اڑا کر اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر کوشاں اور علماء حق کو ختم کرکے اپنے خود ساختہ اسلام کو لانے کی کوشش میں مصروف ہیں ۔ قرآن مجید میں تو آیا ہے کہ ان کو تو مسجد میں ادب اور تواضع سے داخل ہونا چاہیے تھا ایسے ہی لوگوں کا دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہوگا ۔ حالانکہ مسجدیں اللہ کے اس فرمان پر عمل کرنے پر تھیں وان المساجد للہ فلا تدعو مع اللہ احدا ۔ (الجن آیت ۱۸)

عتیق الرحمٰن سنبھلی (مقیم لندن)

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ بھارت)

کیا برطانیہ کی قسمت میں کچھ لکھا ہے؟

شیخ الحدیث حضرت محمد زکریا صاحب کی یہاں آمد اور قیام کے دس دن

برطانیہ، ۹۰ فی صدی غیر مسلم اکثریت کا ملک۔ غیر مسلم اکثریت بھی وہ جس کی اسلام دشمنی اور کم سے کم بیزاری اور بیگانگی مشہور و مسلّم ہے۔ مسلمانوں کی تعداد یہاں پندرہ بیس لاکھ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور وہ بھی تھوڑے ہی دنوں سے۔

زیادہ سے زیادہ بیس سال ہوتے ہیں کہ یہاں مسلمانوں کی تعداد کسی شمار و قطار کے قابل ہونا شروع ہوئی اس وقت یہاں اسلامی آثار و نشان کے نام سے دو ایک مسجدیں رہی ہونگی جن میں سے ایک دوکنگ کی مشہور مسجد شاہجہان بیگم ہے۔

مسلمانوں کی کافی تعداد ہو جانے کے باوجود یہاں کے لوگ بتاتے ہیں کہ کوئی چار پانچ سال تک اسلام کے آثار و نشان یا مسلمانوں کی اسلامیت کے مظاہر میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ مگر پھر اللہ کے کرم سے اس بارے میں بھی کچھ صورتیں فرق اور ترقی کی پیدا ہونا شروع ہوئیں، جن میں سب سے زیادہ وسیع الاثر اور سریع الاثر صورت تبلیغی جماعتوں کی آمد اور جدوجہد کی تھی۔ جن کی جدوجہد نے مسجدیں بھی بنوائیں، نمازی بھی بنائے اور مسلمانوں کی صورتوں میں اسلام کا رنگ بھرا۔

آج (مذہبی پہلو سے) گرجاؤں اور کلیساؤں کے اس ملک اور دوسری طرف (مذہب فراموشی کے پہلو سے) رقص گاہوں اور شراب خانوں کے اس ملک میں تین سو سے اوپر مسجدیں ہیں اور خالی مسجدیں ہی نہیں مسجد کے آباد کرنے والے نمازی بھی ہیں۔

اس وقت رمضان قریب ہے۔ رمضان بھر یہ مسجدیں آپ کو تراویح کی شب زندہ داری اور کلام اللہ کی تلاوت و قرارت سے گونجی ہوئی ملیں گی۔ مغرب کے وقت بڑے اہتمام اور شوق سے مل جل کر افطار کرنے والوں کا کم و بیش مجمع آپ کو ہر مسجد میں ملے گا۔ جمعہ کی نمازیں پورے سال ہر مسجد بھر جاتی بلکہ کہیں کہیں دو دو جماعتیں ہوتی ہیں

تبلیغی جماعت کی برکت سے اوسطاً مہینے میں کم سے کم ایک بار ضرور ہر مسجد دو تین دن کے لیے خصوصی طور پہ آباد ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ یہاں شہروں کی مساجد میں جمعہ کے علاوہ ہفتہ بھر کی نمازوں خصوصاً دن کے اوقات میں حاضری عموماً بہت کم ہی رہتی ہے۔ اس لیے تبلیغی جماعتوں کا یہ ہر ہفتہ کا سہ روزہ تبلیغی پروگرام بہت ہی قابل قدر اور اس آیت قرآنی کی ایک عملی تفسیر نظر آتا ہے جس میں ارشاد ہے:۔

"ان گھروں (اللہ کے گھروں) میں کہ حکم دیا ہے اللہ نے ان کی تعظیم کیے جانے اور اس کے نام کی یاد ان میں کیے جانے کا، تسبیح کرتے ہیں ان میں اس کی صبح و شام وہ لوگ کہ نہیں غافل کر پاتی ہے ان کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کا ذکر کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ خوف کھاتے رہتے ہیں۔ اس دن کا کہ الٹ پلٹ ہو جائیں گے اس میں دل اور آنکھیں۔"
(سورۃ نور آیت ۳۶-۳۷)

تبلیغی جماعت کے ہر ہفتے کے ان سہ روزہ پروگراموں کے علاوہ مختلف نوعیتوں اور پیمانوں کے بڑے بڑے اجتماع بھی وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف علاقوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اپنی اپنی مخصوص مسجدوں میں اپنے اپنے انداز پر کچھ تبلیغی پروگرام کرتی رہتی ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے علماء و مشائخ کو مدعو کرنے اور جگہ جگہ ان کے مواعظ و بیانات کرانے کا بھی سلسلہ کافی دن سے شروع ہو چکا ہے اور دن بدن ترقی پر ہے اس سلسلے سے یہاں کچھ نقصان دیکھنے میں آ رہا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی آ جاتے ہیں جو واقعی دینی ذوق اور ایمانی جذبہ ابھارنے کے بجائے فرقہ وارانہ جذبات کو فروغ دینے اور مسلکی اختلافات بھڑکانے ہی پر اپنے بیانات کا زور صرف کرتے ہیں وہاں اللہ کے ایسے بندے بھی ان آنے والوں میں ہوتے ہیں جن سے مثبت دینی فائدہ مسلمانوں کو پہنچتا ہے اپنی حقیقی ذمہ داریوں اور اپنی کوتاہیوں

کا احساس ان میں پیدا ہوتا ہے اور تعلیم و تزکیہ کا نبوی مشن ان کے بیانات اور ان کی مجالس سے کسی نہ کسی درجہ میں پورا ہوتا ہے۔

غرض جس طرح اور ساری دنیا میں آج جس تیزی سے شر بڑھ رہا ہے اسی تناسب سے خیر کے لیے جد و جہد بھی بڑھ رہی ہے۔ یہی حال انگلستان کا بھی ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ خیر کی جد و جہد کے اثرات شر کے سیلاب کے مقابلے میں اس وقت تک بہت کمزور ہے لیکن اگر خیر کی جد و جہد ہمت ہارنے اور شکست ماننے کے بجائے اسی تناسب اسی طرح بڑھاتی ہی جاتی ہے تو اثرات کا نقشہ جو کچھ بھی ہو۔ بہرحال اس میں امید بندھانے کا سامان ہے نہ کہ مایوس کرنے کا شر اور شیطنت کے فروغ کے باوجود اگر خیر اور ہدایت حق کے لیے جد و جہد کرنے والوں میں پست ہمتی نہیں آتی بلکہ جوش اور جذبہ کار بڑھتا ہے اور ان کے قافلے کی تعداد بھی گھٹنے کی بجائے بڑھنے ہی کی طرف جا رہی ہے تو مستقبل اور انجام کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن یہ علامت ہے کہ اللہ کو اب کچھ منظور ہے شب کی تاریکی کو ان شاء اللہ چھٹنا ہے اور صبح حق نمودار ہونی ہے خواہ کتنی بھی دیر لگ جائے، کتنا بھی عرصہ کشمکش حق و باطل میں گزر جائے۔

ہم نے کہا اور یہی ایمان ہے کہ مستقبل اور آج کے واقعات پر مرتب ہونے والے نتائج کا علم حقیقی صرف اللہ کے پاس ہے ہم محض اندازے اور گمان کی حد تک ہی کسی اچھی امید اور حسن ظن کا اظہار آج کے کسی واقعہ کے نتائج سے متعلق کر سکتے ہیں۔ اسی نوعیت کی یہ بات ہے کہ ان دنوں میں ایک ایسا واقعہ سرزمین انگلستان کے حصے میں آیا ہے جس نے ہم جیسے کتنوں ہی کے دل میں حسن امید اور حسن ظن کی یہ روشنی چمکائی ہے کہ شاید خدا کو انگلستان کے حق میں کوئی خیر منظور ہے۔ اس کی شکل کیا ہوگی؟ اسے بھی وہی جانے اور کتنا عرصہ اس کے ظہور میں لگے گا؟ اسے بھی وہی جان سکتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی دامت برکاتہم کی ذات گرامی سے ہندوستان و پاکستان کا کوئی بھی تھوڑا بہت پڑھا لکھا مسلمان مشکل ہی سے ناواقف ہوگا۔ ان کی ذات سے جتنا فیض (خیر، ہم جیسوں کے بشری علم و اندازے میں) ہندو پاکستان کے مسلمانوں کو (جا بجا سے وہ کہیں بھی بستے ہوں) پہنچا ہے۔ بظاہر کوئی دوسری زندہ ہستی اس پائے کی اس وقت موجود نہیں ہے، وہ عمر کے چوراسی سال پورے کرنے والے ہیں۔ برسہا برس کے عوارض نے ادنیٰ نقل و حرکت سے بھی معذور کر دیا ہے ہر چھوٹی سے چھوٹی ضرورت بھی مدتوں سے ان جاں نثار خدام کے ذریعہ پوری ہوتی ہے جنہوں نے اپنی جان کو گویا آپ کی جان سے باندھ رکھا ہے اور شب و روز کے ہر لمحہ میں آس پاس رہتے ہیں کئی سال ہو چکے کہ اپنے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں اپنی عمر کا آخر محسوس کرتے ہوئے روضہ نبوی (علیہا وعلی صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کے جوار ہی میں جان دینے اور اسی خاک پاک کا پیوند بننے کی آرزو میں مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی ہے۔ اور وہاں سے سال بھر میں بس ایک سفر مہینے ڈیڑھ مہینے کے لیے ہندوستانی متوسلین کی اس بے شمار تعداد کی حسرت دور کرنے کے لیے ہندوستان (سہارنپور) کا ہوتا ہے جو حجاز پاک کا سفر کر کے فیض صحبت پانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

جو شخص بھی قریب سے حضرت مولانا کی جسمانی معذوری کو دیکھنے کا موقع پا لے گا وہ بخوبی اندازہ کر سکے گا کہ یہ ایک سفر بھی ان کے لیے کس قدر زحمت کا باعث ہوتا ہوگا۔ اس لیے کسی دوسرے سفر کا سوال ہی کہاں پیدا ہو سکتا ہے؟ اور پچھلا سال تو عوارض اور امراض کی ایسی شدت کا گزر چکا ہے کہ اہل تعلق کو ہر وقت کوئی ناشنیدنی سننے کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ اس لیے جب اس تمام پس منظر میں مئی کے آخر دنوں میں سے ایک دن اس راقم الحروف نے اپنے ایک دوست کی زبان سے اطلاعاً سنا کہ ۱۷ر جون کو شیخ زکریا تشریف لا رہے ہیں۔ یعنی انگلستان تشریف لا رہے ہیں۔ تو صد فی صد ناقابل یقین بات معلوم ہوئی مگر پھر انہوں نے اطلاع اور ذریعہ اطلاع کی پوری تفصیل بتائی تو خبر کو قابل قبول ماننے کے ساتھ ساتھ ایک طرف تو اس کی حیرت انگیزی میں کوئی فرق نہیں آیا یا دوسری طرف ایک ایسے احساس خوش نصیبی کی لذت دل نے اس خبر سے پائی کہ کیسے بیان ہو۔ حضرت کے عوارض و امراض کی شدت کا ایک عرصے تک تسلسل سنتے سنتے اور اپنے قصد سفر کی راہ میں دور تک موانع اور مشکلات دیکھتے ہوئے اس کی توقع قریب قریب نہ ہونے کے درجہ میں رہ گئی تھی کہ اس زندگی میں حضرت کی زیارت ایک بار پھر ہو سکے گی۔ ایسی حالت میں جب یہ خبر کان کے پردے سے ٹکرائی تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کیسی مسرت اور احساس خوش بختی کی کیا کیفیت دل پر طاری ہوئی ہو گی۔ اس وقت بے اختیار اپنے والد ماجد کی تحریروں میں بکثرت استعمال شدہ یہ مصرع زبان پر آگیا۔

کیا نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

۱۷ر جون کے انتظار میں ایک ایک دن گنا جا رہا تھا کہ تاریخ قریب آنے لگی مگر کوئی چرچا اور تذکرہ سننے میں نہیں آیا تو اسی مخبر دوست سے پوچھ کہ بھئی کیا ہوا، ۱۷ر تو قریب آگئی۔ کوئی تازہ اطلاع نہیں آئی۔ تب معلوم ہوا کہ آئی ہے اور اب ۱۷ر کی جگہ تاریخ ۲۴ ہو گئی ہے۔ اور یہ ان شاء اللہ اس تاریخ پر تشریف آوری ہو جائے گی۔

حضرت شیخ الحدیث کی یہ تشریف آوری آپ کے خلیفہ مجاز مولانا یوسف متالا صاحب کی دعوت پر موصوف ہی کے قائم کیے ہوئے

مدرسہ عربیہ اسلامیہ "دار العلوم ہولکمب بری" (لنکاشائر) میں ہو رہی تھی۔ اس دار العلوم سے باضابطہ اعلان جاری ہوا کہ حضرت ۱۹؍ کو تشریف لا رہے ہیں اور ایک ہفتہ قیام فرمائیں گے چنانچہ ارادہ کرلیا کہ یہ ہفتہ انشاء اللہ حضرت کی خدمت ہی میں گزارنا ہے۔

۲۳؍ اور ۲۴؍ (بروز ہفتہ و اتوار) کو برمنگھم میں پورے ملک کا ایک بڑے پیمانے کا تبلیغی اجتماع تھا برمنگھم، دار العلوم ہولکمب بری اور لندن کے درمیان میں ہے اس لیے سفر ۲۳؍ ہی سے شروع کردیا تاکہ اس اجتماع خیر میں بھی تھوڑی سی شرکت ہو جائے۔ اس اجتماع میں (پاکستان کے) حضرت قاضی عبد القادر صاحب مدظلہ بھی شرکت فرما رہے تھے جو مدینہ منورہ سے حضرت کے قافلہ کے ہراول کے طور پر دو دن پہلے تشریف لے آئے تھے اجتماع کے اس وقفہ کا زیادہ تر وقت حضرت قاضی صاحب کی صحبت اور معیت ہی میں گزرا۔ اجتماع کے خاتمہ پر قریب چھ بجے برمنگھم سے دار العلوم کے لیے روانہ ہو کر قاضی صاحب اور ہم لوگ تھوڑا آگے پیچھے ۸ اور ۹ کے بیچ میں دار العلوم پہنچ گئے۔ سفر کار سے تھا۔ جو انگلینڈ میں عام ہے اور کار ہمارے کرمفرمائے خاص جناب حافظ محمد ابراہیم صدیقی صاحب کی اور رفاقت کے علاوہ حافظ صاحب کے ایسے ہی دوسرے محب خاص مولانا محمد عیسیٰ صاحب (امام مسجد اُپٹن پارک لندن) کی اور ایک دوسرے مہربان پٹیل صاحب کی تھی سفر دو گھنٹے کا تھا مگر ہم لوگ ایک گفتگو کی محویت میں سب کے سب ہی اس موٹر کے سائن سے غافل ہو گئے جس پر ہمیں مین روڈ (موٹر وے) کو چھوڑ کر دار العلوم کے لیے مڑنا تھا۔ اور

"یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد"

کے مصداق قریب چالیس میل آگے نکل کر یہ سمجھنے پر مجبور ہوئے کہ ہم اپنی راہ چھوڑ کر آگے نکل آئے چنانچہ اب پلٹے اور یہ مفت میں اسّی میل کی مسافت بھی پڑی اور گھنٹے سوا گھنٹے کی تاخیر بھی۔ بہر حال دار العلوم پہنچے۔ جو بڑی شہری آبادی "بوسٹن" سے آٹھ دس میل کے فاصلے پر ہولکمب ہل نامی پہاڑی پر واقع ہے یہ اصل میں ایک سینی ٹوریم تھا۔ جو کسی وجہ سے چھوڑ دیا گیا تو اسے غالباً ۱۹۷۳ء میں ایک لاکھ پندرہ ہزار پونڈ کے عوض دار العلوم کے لیے خرید لیا گیا۔ بہر حال دار العلوم پہنچے حضرت قاضی صاحب اور ان کے رفقاء سفر (جناب حافظ پٹیل صاحب (امیر جماعت تبلیغ برطانیہ) اور مولانا یعقوب صاحب کاوی وغیرہ) پہلے پہنچ چکے تھے۔ نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا جلدی سے نماز ادا کی۔ اس کے بعد قاضی صاحب کے ساتھ کھانا کھایا اور مغرب کا وقت آگیا۔ کوئی پونے دس کا وقت ہوگا (انگلینڈ میں آج کل دن اتنا بڑا ہے کہ مختلف علاقوں کے فرق کے اعتبار سے پونے پانچ، پانچ پر سورج نکلتا ہے اور ساڑھے نو پونے دس پر غروب ہوتا ہے)

حضرت شیخ الحدیث کے متعلق ہمیں برمنگھم ہی میں اطلاع مل چکی تھی کہ جہاز لیٹ ہو جانے کی وجہ سے ساڑھے دس کے قریب مانچسٹر کے ہوائی اڈے پر اتریں گے۔ مغرب کی نماز میں اس کا اعلان بھی کردیا گیا قرب و جوار اور دور دراز سے سینکڑوں آدمی شیخ کے استقبال اور دیدار کے لیے ابتدائی اطلاع کے مطابق تین چار بجے ہی سے پہنچ چکے تھے۔ نیا اعلان سن کر چشم براہ ہو گئے۔ حضرت کو جس جگہ سے کار سے اتر کر اپنے کمرے تک پہیوں والی کرسی کے ذریعہ آنا تھا اس جگہ سے کمرہ تک لوگ دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو گئے۔ اس طرح کمرہ تک پہنچتے پہنچتے اکثر لوگوں کو آپ کی ایک جھلک دیکھنے کا موقع مل گیا۔

خیال کیا بلکہ یقین سا تھا کہ اس وقت رات میں اس سے زیادہ ملاقات کی کسی صورت کا کوئی سوال نہیں۔ صبح آٹھ بجے کے جدہ سے چلے ہوئے رات کے ساڑھے دس بجے منزل پر پہنچ رہے ہیں۔ تعب و تکان کا کیا حال ہو گا۔ اچھا بھلا تندرست آدمی بھی اتنے لمبے سفر کے بعد آرام ہی چاہے گا۔ چہ جائیکہ ایک پیر ضعیف و مریض مگر حیرت کی انتہا نہ رہی جب نماز عشاء میں اعلان سنا کہ لوگ اسی وقت حضرت سے شرفِ سلام اور مصافحہ کی شکل میں مل سکیں گے۔۔ یا اللہ! یہ مجاہدہ اور اہل شوق و محبت کی یہ رعایت! اس سے جہاں یہ اندازہ ہوا کہ مجاہدہ کرتے کرتے انسان تحمل اور برداشت کے کس درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور اہل اللہ کو عین اخلاق الٰہی کے مطابق اہل شوق و طلب کی کتنی رعایت ملحوظ رہتی ہے۔ وہاں ایک اشارہ میرے اپنے ذہن کو یہ بھی ملا کہ یوں تو حضرت اپنا ایک لمحہ بھی کہیں بھی یوں ضائع نہیں جانے دیتے مگر یہاں، میرے فہم و اندازے کے مطابق وہ اپنے بس بھر جس افاضے اور خلق اللہ کی طرف زیادہ سے زیادہ کھینچنے کے نیت اور امید سے تشریف لائے تھے اسے ملحوظ رکھتے ہوئے یہاں کے قیام کا ایک ایک لمحہ وصول کرنا اور اس کے لیے بہر قیمت وہ طرز عمل اختیار کرنا منظور تھا جو اس مقصد و مدعا کے زیادہ سے زیادہ بڑے پیمانے پر حاصل ہونے میں مددگار ہو سکے۔ لوگ جانتے ہیں کہ یہ

"وہ فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق"

اس امر کا باعث ہوتی ہے کہ میکدے میں ہجوم زیادہ ہو۔

بہر حال حیرت اور مسرت کے ساتھ یہ اعلان سنا کہ اس آدھی رات کے وقت ملاقات ہوگی۔ چنانچہ ہوئی اور قریب قریب ایک گھنٹہ اس عمومی ملاقات میں لگا جس میں قطار باندھ کر لوگ سلام اور مصافحہ کرتے ہوئے گزرے گئے الحمد للہ یہ سعادت اپنے حصے میں بھی آئی۔ دل و نگاہ دونوں مدت سے پیاسے تھے۔ مصافحہ کے ساتھ آنکھیں بھی ان مبارک ہاتھوں سے لگا کر اس پیاس کو کچھ بجھانے اور سپاس دل گزارنے کی کوشش کی۔ امید کے مطابق التفات پایا تو اظہار خوش نصیبی کے پیرائے میں اس زحمت فرمائی پر زبان سے بھی شکر گزارا۔ کیا مبارک رات تھی۔

نازم بچشم خویش کہ روئے تو دیدہ است

ایک ڈیڑھ بجے سو کر چار بجے فجر کے لیے اٹھنا ہوا اور اس کے بعد ذات تک کا وہ پروگرام شروع ہوگیا جس کا حضرت کے دوران قیام میں روزمرہ کے لیے اعلان ہوگیا تھا۔ یعنی سوا چار بجے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اوراد وظائف ۔ ۸½ بجے ناشتہ ۱۰½ بجے سے ۱۱½ تک تصوف و تزکیہ سے متعلق شیخ کی کسی کتاب سے تعلیم ایک بجے دوپہر کا کھانا ۲½ بجے ظہر کی نماز۔ نماز کے بعد مشائخ کا معمول یہ ختم اور اجتماعی دعا۔ پھر ذاکرین کا ذکر بالجہر اور بقیہ لوگوں کی درود و استغفار اور تسبیحات میں مشغولیت اس کے بعد ۶ بجے شام کی چائے پھر ۶½ بجے سے ۷½ بجے تک حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی کا بیان ۸ بجے نماز عصر۔ نماز کے بعد شام کا کھانا پونے دس بجے مغرب کی نماز اور نماز کے بعد نماز گاہ ہی میں قریباً پون گھنٹے کی حضرت کی عمومی مجلس اور پھر ۱۱½ بجے عشاء کی نماز۔

یوں تو کئی سو آدمی مستقل طور سے دار العلوم میں مقیم رہتے تھے اور اس طرح ہر پروگرام میں خاصہ مجمع ہوتا تھا لیکن دار العلوم کی یہ خانقاہ جو حضرت کی آمد سے قائم ہوگئی تھی اس کی اصل بہار شام چھ بجے سے شروع ہوتی تھی، جبکہ قرب و جوار کے لوگ اپنی دوکانوں، دفتروں اور کارخانوں وغیرہ سے چھٹی پاکر جوق در جوق وہاں پہنچ جاتے تھے۔ اس وقت یہ مجمع ہزاروں کا ہوتا تھا اور اس بہار کا بھی اصل شباب نماز مغرب سے شروع ہوتا تھا اس کے بعد متصلاً اسی جگہ حضرت مجمع کے بیچ میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ یہ وقت چوبیس گھنٹوں کا حاصل تھا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ دلوں پر سکینت اور فیضان حق کا نزول ہو رہا ہے اور کیسے نہ ہوتا جبکہ ایک بندۂ حق اپنی پوری توجہ قلبی کے ساتھ مراقب ہو کر درمیان میں بیٹھا ہے اور ارد گرد کا سارا مجمع فیضانِ حق کے کچھ چھینٹے پانے کی نیت سے ایک جذبۂ طلب اور حسنِ عقیدت کے ساتھ نظریں اسی کے چہرے پر جمائے ہوئے۔ اس کے اپنے الفاظ میں اس کی "درخواست" اور ہماری تعبیر میں اس کی ہدایت پر کم سے کم ایک ہزار بار درود شریف کا ورد پورا کرنے میں مصروف ہے۔

حضرت نے پہلے ہی دن مجلس میں تشریف فرما ہوتے ہی فرمایا تھا کہ بھئی میرے پاس صرف بیٹھنے اور مجھے دیکھنے کے لیے جمع ہو جانے سے کچھ نہیں ملے گا۔ جو کچھ ملے گا کچھ کرنے سے ملے گا۔ اور کچھ کرنے کے سلسلے میں اس وقت (یعنی اس مجلس کے وقت) میں کم از کم اتنا ضرور کرو کہ ایک ایک ہزار بار درود شریف ہر شخص پڑھ لے اور اس کے علاوہ اوقات میں ہر غیر ضروری بات سے اپنے وقت کی حفاظت کرتے ہوئے دل اور زبان کو زیادہ سے زیادہ اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو۔

اس مجلس کے آغاز میں ہر دن حضرت کسی نہ کسی درجے اور کسی نہ کسی پیرائے میں مذکورہ بالا ہدایت پر عمل کرتے تھے اور اس طرح یہ مجلس گویا مجلس درود ہو جاتی تھی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ من صلی علی واحداً صلی اللہ علیہ عشرا (جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے) اس مبارک حدیث کی روشنی میں کوئی کر کسی شبہ کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ اس مجلس کے دوران میں دل و روح میں جو ایک غیر معمولی سکینت و شادمانی اور ایک بیان سے بالاتر حلاوت ایمانی کا احساس طاری رہتا تھا وہ کوئی واہمہ نہیں عین ایک حقیقت کا احساس اور اس رحمت و عنایت حق کا عکس تھا جو اس خاموش درود خوانی کے جواب میں اس مجلس پر برس رہی ہوتی ہے۔

اتنی دیر کی خاموشی کے بعد کہ ایک ہزار مرتبہ درود کا ورد پورا ہو جائے، ان لوگوں کی بیعت شروع ہوتی تھی جو حضرت سے بیعت ہونا چاہتے تھے اس بیعت کا طریقہ یہ تھا کہ حضرت اپنی زبان سے بیعت کے الفاظ فرماتے جسے حضرت کے خدام میں سے ملک عبد الحفیظ صاحب مالک پو دہرا کر اس ہدایت کے ساتھ مجمع تک پہنچاتے کہ جو لوگ واقعی بیعت کا ارادہ کر کے آئے ہوں وہی ان الفاظ کو دہرائیں بیعت کے الفاظ میں کیا ہوتا ہے؟ ایمان کی تجدید، گناہوں سے توبہ اور آئندہ کے لیے اطاعت و راست روی کا عہد و اقرار یہ اس مجلس کا خاتمہ ہوتا تھا۔ یعنی درود سے شروع ہو کر توبہ استغفار پر یہ مجلس ختم ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اور کیا کسی مجلس کے بابرکت اور ایمان افزیں ہونے کے لیے چاہیے۔؟

اس انداز پر اور اس شان سے حضرت کے قیام انگلستان کے یہ دس گیارہ دن گزرے انہی میں سے درمیان کا ایک دن (پنجشنبہ ۲۸ جون برطانیہ کے تبلیغی مرکز (ڈیوزبری) کے لیے رکھا گیا تھا پورے قیام میں بس یہی ایک سفر حضرت نے دار العلوم سے باہر کا فرمایا۔ صبح ساڑھے دس گیارہ بجے روانگی ہوئی ۱۲ بجے ڈیوزبری سے چند میل ادھر باٹلی پہنچ کر ذرا دیر کا قیام فرمایا۔ کیونکہ یہاں خواتین کی بیعت کا پروگرام تھا۔ اس بیعت سے فراغت فرما کر آپ ڈیوزبری کے مرکز میں تشریف لے آئے۔ عشاء تک وہیں قیام رہا۔ عشاء پڑھ کر وہاں سے پھر دار العلوم کو واپسی ہوگئی۔ اس قیام میں بھی نظام الاوقات اور پروگرام بالکل وہی رہا جو دار العلوم میں رہتا تھا۔

حضرت دار العلوم سے ڈیوزبری چلے تو وہاں کے مقیمین کا بیشتر حصہ بھی آپ کے آگے پیچھے اس طرح وہاں سے منتقل ہوگیا جیسے شمع کے ساتھ پروانے۔ اور ان کے علاوہ ڈیوزبری کے جوار سے جو آمد شروع ہوئی تو ہر طرف سے موٹریں ہی موٹریں آتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ دار العلوم تو بالکل ہی آبادی سے الگ اپنی دنیا آپ ہے۔ مرکز کے ساتھ بھی کوئی خاص آبادی نہیں مگر دونوں جگہ جنگل میں منگل کی شان تھی۔ معلوم ہوتا تھا دنیا کی ساری رونق اور زندگی یہیں کھنچ آئی ہے۔

اگر اسے سفر کہا جا سکے تو ایک سفر ڈیوزبری کے علاوہ بھی حضرت نے اور کیا اور وہ دار العلوم

سے آٹھ دس میل پر واقع اس علاقے کے بڑے شہر بولٹن کی زکریا مسجد کا سفر تھا۔ یہاں اتوار یکم جولائی کو ۱۲ بجے دن سے ظہر تک کا پروگرام تھا، جہاں مفتی محمود الحسن صاحب کا بیان، خواتین کی بیعت اور دوپہر کے کھانے کی دعوت تھی۔ اس پروگرام میں راقم حروف شریک نہیں ہو سکا کیونکہ اسے اسی دن دو بجے لندن کے لیے واپس ہونا ضروری تھا۔ ابتداء میں حضرت کی واپسی بھی اتوار ہی کی تھی اسی کے مطابق میں نے بھی اتوار تک کے ارادے سے لندن چھوڑا تھا مگر بعد میں حضرت کے قیام میں کچھ اضافہ طے ہو گیا اور واپسی جمعرات ۵ رجولائی کو طے پائی مگر میں بعض مجبوریوں سے اپنا قیام نہ بڑھا سکا اور حضرت سے اجازت اور آپ کی دعائیں لے کر حضرت کی بولٹن روانگی کے بعد لندن کے لیے روانہ ہو گیا۔

۵ رجولائی کی صبح ۹ بجے حضرت مانچسٹر ایرپورٹ سے روانہ ہو گئے۔ دس بجے کے قریب لندن کے ہیتھرو ایرپورٹ پر تشریف لائے۔ یہاں سے آپ کو ایرانڈیا کے ذریعہ دہلی تشریف لے جانا تھا۔ طیارہ کا اصل وقت ۱۰ بجے تھا مگر رات ہی کو اس کا علم دار العلوم میں ہو گیا تھا کہ ۱۰ بجے کی بجائے دو بجے پرواز ہو گی۔ اس لیے جو آخری فلائٹ اس طیارہ سے سفر کے لیے مانچسٹر سے ہو سکتی تھی وہ اختیار کی گئی۔ مگر یہ مزید دو گھنٹے لیٹ ہوا اور چار بجے گیا۔

دو بجے کی اطلاع ہم لندن کے لوگوں کو بھی مل گئی تھی۔ اس لیے گیارہ بجے کے قریب ہیتھرو پہنچے۔ اس وقت حضرت مخصوص انتظامات کے تحت برٹش ایرویز کے میڈیکل یونٹ کے ایمرجنسی وارڈ میں تشریف فرما تھے، ہمیں وہیں حاضری کا موقع مل گیا۔ مگر عین اسی وقت ایرانڈیا کے ——

"مہاراجہ لانج" سے بلاوا آ گیا جہاں آرام کا مستقل بندوبست ہو رہا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہاں جا کر رخصتی ملاقات کی تکمیل کی۔

خدا ان لوگوں کو سدا خوش رکھے جو حضرت کے اس سفر کا ذریعہ بنے اور راقم الحروف جیسے کتنے ہی آرزو مندوں کو انگلستان ہی میں بیٹھے بیٹھے حضرت کی زیارت نصیب کرا دی۔ غیب اور حقیقت کا علم تو اللہ ہی کو ہے مگر جہاں تک اپنے دل کی بات ہے سو وہ تو یہی کہتا ہے کہ حضرت کی معذوریاں جس درجہ کی ہیں ضعف و پیری کی جو کیفیت ہے اور مدینے ہی کی خاک پاک کا پیوند بننے کی جو آرزو لیے ہوئے آپ مستقلاً اسی خاک سے لگ بیٹھے ہیں ان باتوں کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھنا بہت ہی مشکل ہے کہ محض کچھ لوگوں کی دلداری کے لیے آپ اس ظلمت کدۂ فرنگ کے سفر پر آمادہ ہو گئے ہوں بلکہ اس آمادگی کے پیچھے مشیت حق کا کوئی ایسا فیصلہ شاید کارفرما تھا جو اس ملک کے مسلمانوں یا خود اس ملک ہی کو کچھ دینے کے لیے کیا گیا ہو! ہماری دانست میں اس سرزمین پر یہ دس دن جس انداز اور کیفیت کے گزرے ہیں ایسے انداز اور ایسی کیفیت کا تجربہ اس سے پہلے اس سرزمین نے کبھی نہیں کیا ہو گا۔ اور لوگوں کے دلوں نے بھی نور حق اور رحمت حق برسنے کا ایسا تجربہ اس سے پہلے اس سرزمین پر کبھی نہ کیا ہو گا۔

خدایا! ہمارا یہ حسنِ ظن اور حسنِ امید بیکار نہ جائے تو فعالٌ لما یرید ہے۔ جس سرزمین پر چاہے پھول کھلا سکتا ہے۔ ہم نے تیری رحمت کی بارش برستی ہوئی یہاں ان دنوں میں دیکھی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ ضرور اس سرزمین کو نہال کرنے اور تیرے کلمے کو فروغ عطا ہونے کا باعث بنے گی۔

ضروری ہدایت

انصار الاسلام پاکستان کے سالار اعظم خواجہ محمد عبد الرؤف نے تمام ضلعی اور صوبائی سالاران انصار الاسلام کو ہدایت کی ہے کہ نظام شریعت کانفرنس منعقدہ لاہور کیلئے انصار الاسلام کے باوردی رضاکاران کو فوری طور پر تیار کریں اور انکی ضروری تربیت کریں سابقہ ہدایات کے مطابق ہر ضلع سے ایک ہزار باوردی رضاکار ۴ — ۵ راکتوبر کا نفرنس میں لاہور آنے چاہئیں رضاکاروں کی تیاری کے سلسلہ میں سالار کے ساتھ ساتھ امیر اور ناظم عمومی بھی ذمہ دار ہیں۔ تمام ضلعی اور صوبائی سالار اب تک کی کارکردگی کی مکمل رپورٹ فوراً مجھے ملتان کے پتہ پر روانہ کریں۔

اسلامی نظام کو ناکام اور انتخابات کو ملتوی کرنے کی ہر سازش کو ناکام بنا دیا جائیگا

حضرت محمد عبداللہ درخواستی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسلامی نظام کو ناکام بنانے کی سازشیں عروج پر پہنچ چکی ہیں جن سے استحصال پسند اور اسلام دشمن گروہوں کو تقویت حاصل ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تمام حربے اسلامی نظام کو ناکام بنانے اور عام انتخابات کو موخر کرانے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں لیکن ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ عوام ہر اس فتنے کا سر کچل دیں گے جو اسلامی نظام کے ناکام کرنے اور عام انتخابات کو موخر کرنے کے لئے اٹھایا جائے گا انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ آئندہ عام انتخابات میں صحیح الفکر افراد کو آگے لائیں اور غلط عناصر کے تمام حربوں کو ناکام بنانے کی سعی کریں اگر اس موقع پر ہم نے تساہل سے کام لیا تو ملک کو سیکولر اور سوشلسٹ بنانے والوں کو راستہ مل جائے گا انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لئے اپنی جد وجہد جاری رکھیں اور اس راستے میں حائل ہونے والی کسی بھی رکاوٹ کی پرواہ کئے بغیر اپنے مقصد کو حاصل کریں مولانا درخواستی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض لیڈر اپنی لیڈری چمکانے کے لئے اپنے محب وطن اور دوسروں کو غدار گردانتے پھرتے ہیں حالانکہ ان لیڈروں نے پاکستان کی تخلیق میں کوئی کارہائے نمایاں سرانجام نہیں دیئے بلکہ ان کے اکابر پاکستان کے عرصیں اور اکابرین ملت پر کفر کے فتوے لگاتے رہے

غنڈے گرفتار کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے محقق حافظ رشید احمد صاحب اپنی مسجد محلہ جمیل مارکیٹ جھنگ صدر میں مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اچانک ڈاکٹر رانا محمد اصغر نے اپنے چند غنڈوں کے ہمراہ آکر حافظ صاحب کو نماز پڑھانے کی حالت میں مارا اور مسجد سے باہر نکال دیا۔ نمازیوں کو زدوکوب کیا گیا حتیٰ کہ متولی مسجد صوفی عبدالمجید کے دانت ٹوٹ گئے بریلوی مکتب فکر کے ان غنڈوں نے مسجد پر قبضہ کرنا چاہا۔ حلقہ پولیس نے غنڈوں کی حوصلہ افزائی کی اور کوئی گرفتاری عمل میں نہ آئی جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کے نائب امیر مولانا حق نواز صاحب جمعیۃ جھنگ صدر کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یٰسین صاحب، مولانا حفیظ الدین صاحب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور اہالیان شہر نے اس غنڈہ گردی کی مذمت کرتے ہوئے صوبائی انتظامیہ سے ان غنڈوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

انتخابی اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ ٹنڈو الہ یار کا انتخابی اجلاس جامعہ مسجد اڈہ پاڑہ میں ہوا جس میں آئندہ تین سالوں کے لئے درجہ ذیل نئے عہدیدار چنے گئے۔

۱۔ سرپرست :۔ مولانا عبدالحمید صاحب
۲۔ امیر :۔ ۔ ۔ مولوی محمد عیسیٰ خارانی
۳۔ نائب امیر اوّل :۔ حافظ عبدالسبحان صاحب
۴۔ نائب امیر دوم :۔ ۔ حاجی محبوب علی
۵۔ ناظم اعلیٰ :۔ ۔ محمد اشفاق اعوان
۶۔ ناظم اوّل :۔ ۔ مولانا عبدالستار بلوچ
۷۔ ناظم دوم :۔ محمد حسین شاہ صاحب (پیارو لنڈ)
۸۔ سالار :۔ ۔ ۔ جاوید علی
۹۔ خزانچی :۔ ۔ ۔ ۔ یار محمد ستخاری

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئی۔

۱۔ ٹنڈو الہیار کے پورے تعلقہ میں چوریاں روز بروز بڑھ رہی ہیں انتظامیہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انتظامیہ کو سختی سے ہدایت کی جائے۔

۲۔ حیدرآباد میرپور خاص روڈ پر اکثر اسٹریٹ لائٹ فیل ہوتی رہتی ہے لہٰذا اسٹریٹ لائٹ کا نظام درست کیا جائے۔

۳۔ رمضان المبارک کے لئے جو چینی کا کوٹہ مقرر کیا ہے اس کو بڑھا کر شہر کے لئے کم سے کم ایک کلو اور دیہات کے لئے آدھا کلو کیا جائے۔ اور عام کوٹہ جو دیہات میں ملتا ہے اس کو ۲۵۰ گرام سے بڑھا کر آدھا کلو کیا جائے۔

۴۔ لائٹ کے بل اکثر غلط ہوتے ہیں ہم حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بلوں کی صحیح جانچ کر کے بل بھیجے جائیں۔

انتخاب

گذشتہ دنوں ایک ضلعی اجلاس زیر صدارت حاجی کرامت اللہ صاحب کنوینر حیدرآباد رکھا گیا جس میں گیارہ رکنی کمیٹی برائے مہم رکنیت سازی

نے بھی شرکت کی۔ جب کہ ضلع بھر کے کارکنوں نے کثرت سے شرکت کی رکنیت سازی کا جائزہ لینے کے بعد اتفاق رائے سے ضلعی انتخاب عمل میں لایا گیا امیر ضلع بدین مولانا عبدالکریم صاحب گوٹھ نبی بخش سے نائب امیر مولانا محمد قاسم صاحب جان گل ٹڑی سے جنرل سیکرٹری جناب غلام رسول صاحب ماتلی سے جوائنٹ سیکرٹری حاجی غلام حسین صاحب میمن ٹنڈو غلام علی سے نائب جوائنٹ سیکرٹری خالق ڈنو میمن ٹنڈو باگو سے خزانچی محمد صدیق گرین مرچنٹ ماتلی سے سالار بشیر احمد ٹھیکیدار ماتلی سے ضلعی انتخاب کے ساتھ تعلقہ ماتلی کا انتخاب بھی طے ہوا۔ امیر مولانا کلیم اللہ خطیب مسجد مکی مسجد مدرسہ تعلیم القرآن ماتلی نائب امیر حاجی نذیر احمد صاحب مالک مدینہ رائس ملز ماتلی ناظم اعلیٰ جناب بشیر احمد صاحب ہیرو والے ماتلی ناظم ۲ جناب مقصود احمد صاحب پٹھان ماتلی ناظم نشر و اشاعت رئیس شاہ علی خان نظامانی ماتلی خزانچی مستری محمد رستم صاحب سالار لیاقت علی خان بعد میں چند قرار دادیں پاس کی گئیں علماء انتظامیہ کی ناقص کارکردگی اور کمر توڑ بجٹ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور بجٹ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان کے باوجود عمل نہ کرنا اسلام کے ساتھ کھلا مذاق قرار دیا گیا اور فی الفور عمل کرانے کا مطالبہ کیا گیا آخر میں حضرت مفتی صاحب کی قابل تحسین قیادت کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

انتخاب تعلقہ تلہار۔ ٹنڈو باگو۔ ٹنڈو غلام علی

گذشتہ روز جناب غلام رسول کنوینر ضلع بدین امیر جمعیۃ ضلع بدین مولانا عبدالکریم امیر جمعیۃ ماتلی مولانا کلیم اللہ نے برائے انتخاب دورہ کیا جب کہ حلقہ تلہار کا انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست ملا محمد عرس ۲۔ امیر حافظ عبدالستار صاحب چانڈیو ۳۔ نائب امیر مخدوم نذیر احمد قریشی ۴۔ ناظم اعلیٰ سید بقا دار شاہ صاحب ۵۔ ناظم نائب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب ۶۔ خزانچی محمد عالم جمالی ۷۔ سالار محمد کامل گاہو پھر یہ راہنما ٹنڈو باگو پہنچے۔ جب کہ تلہار کے نائب امیر مخدوم نذیر احمد ساتھ گئے بعد نماز ظہر ٹنڈو باگو کا انتخاب ہوا عہدیداران یہ ہیں۔ ۱۔ امیر مولانا محمد عیسیٰ سموں ۲۔ نائب امیر مولانا قمرالدین ۳۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم ۴۔ نائب ناظم حاجی محمد قمبرانی ۵۔ نائب ناظم سوئم نور محمد میمن ۶۔ خزانچی چوہدری محمد صدیق سالار ماسٹر نور محمد۔ پھر یہ کاروان جمعیۃ ٹنڈو غلام علی پہنچا جہاں کثرت سے کارکنان جمعیۃ جمع ہوئے اور اتفاق سے انتخاب طے پایا۔ ۱۔ سرپرست مولانا محمد عسکری صاحب ۲۔ امیر مولانا امیر الدین صدر مدرسہ مدرس دار العلوم ٹنڈو غلام علی ۳۔ نائب امیر قاضی عبدالقادر صاحب ۴۔ نائب امیر سوئم حاجی لال دین ۵۔ ناظم اعلیٰ۔ عبدالرب صاحب ۶۔ ناظم دوم چوہدری محمد صادق صاحب ناظم سوم محمد یعقوب صاحب خزانچی حاجی محمد اسماعیل صاحب سالار عبدالعزیز صاحب۔ یہاں پر موجود تنظیم جمعیۃ طلباء اسلام کے نائب صدر حافظ محمد زبیر نے اپنی بہترین کارکردگی سے رہنماؤں کو کافی متاثر کیا۔

مولانا محمد شریف احرار کراچی میں

کراچی (پ ر) مشہور عالم دین اور مایہ ناز خطیب نیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سابق مبلغ اور جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے سابق نائب امیر مولانا محمد شریف احرار مستقل طور پر کراچی تشریف لے آئے ہیں اور جامعہ مسجد ساریہ اجمل آخری بس اسٹاپ ولاسی قصبہ کالونی منگھوپیر روڈ میں امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب حضرت مولانا سے اس پتہ پر تبلیغی سلسلے میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

محمد سلیم ناظم دفتر جمعیۃ حلقہ لیاری کراچی نمبر ۲۔

اطلاع عام

ملتان: مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم مدظلہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۷۹ء سے تین ماہ کے لئے یورپ غیر ممالک میں تبلیغی دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں لہذا۔ اندرون ملک پنجاب، سرحد، سندھ کے تبلیغی پروگرام ہو چکے ہیں۔ احباب مطلع رہیں واپسی پر اطلاع دی جائے گی۔

انگلینڈ سے

بلیک برن انگلینڈ: مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت پاکستان کے ناظم اعلیٰ سید عبدالمجید ندیم نے بلیک برن انگلینڈ میں مسلمانوں کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا قرآن امن و سلامتی کا دستور ہے اور اسلام پوری انسانیت کی دائمی فلاح کا داعی ہے پیغمبر اسلام نے جو جماعت تیار کی وہ تاقیامت معیار حق و صداقت ہے۔ خلافت راشدہ کا دور نبوی تعلیمات اور قرآنی وعدوں کی تکمیل کا آئینہ دار ہے سید ندیم نے کہا پاکستان میں خلافت راشدہ کے دور کے احیاء و تقویم کی تحریک فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے وہاں سوشلزم اور کمیونزم آنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا اور وہاں اسلام ہی پنپ سکتا ہے سید ندیم نے مولانا مفتی محمود اور مولانا محمد عبداللہ درخواستی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسلامی انقلاب کا ہیرو قرار دیا۔ اور قومی اتحاد سے غداری کرنے والے لیڈروں کی مذمت کی۔ جو مسلم برادری میں تفرقہ ڈال کر اسلام کا سیاسی مستقبل سبوتاژ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

نورانی میاں اپنے گریبان میں بھی جھانکیں

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر سندھ زون کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد طیب کشمیری نے کہا کہ نورانی میاں اور ان کی جماعت کے دوسرے ارکان اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں اخباری بیان میں انہوں نے کہا کہ نورانی میاں اور ان کے ساتھی اس وقت انارکی، بدنظمی اور افتراق و انتشار کا جو بیج بو رہے ہیں وہ کم از کم ان لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے جو اس فرقہ کو ابھی تک دیندار اور ملک و ملت کا وفادار سمجھ رہے ہیں اور جو حضرات ان کے ماضی سے واقف ہیں ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں مولانا محمد طیب کشمیری نے کہا کہ دنیا جانتی ہے کہ جب علماء دیوبند اور دیگر سیاسی لیڈر ہندوستان کو دارالحرب قرار دیتے ہوئے مسلم عوام میں جذبہ جہاد پیدا کر رہے تھے عین اس وقت احمد رضا خان نے "الاسلام الاسلام بان ھندوستان دارالاسلام" کتاب لکھ کر ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا۔ گویا جب دارالاسلام ہو گیا تو جہاد کی ضرورت ختم ہو گئی۔ اسی طرح نورانی میاں کے بڑوں نے انگریز کی جی حضوری اور انگریز کے سامنے دست بستہ ہو کر حاضر ہونا اور جنرل اڈوائر کو سپاسنامہ پیش کرنا ریکارڈ میں موجود ہے۔ اس سپاسنامہ میں انگریز کے وارکس عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

"ہوئیں بدنظمیاں سب دور انگریزی عمل آیا
بجا آیا" بہ استحقاق آیا، برمحل آیا

اور گورنر پنجاب جنرل اڈوائر کی جدائی اور مفارقت میں جس رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے اسے بھی دیکھئے

سر غم سے کھچے کیوں نہ سردار ہمارا
مرہم سے چھٹا جاتا ہے سردار ہمارا

مولانا طیب کشمیری نے کہا یہ وہی مسٹر اڈوائر ہے جس نے اپریل ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ میں گولی چلوا کر ہندوستانیوں کے خون سے ہولی کھیلی تھی انہوں نے کہا دنیا جانتی ہے کہ نورانی میاں کے بڑوں نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں جتنی قومی، ملکی اور مذہبی تحریکیں چلی ہیں کسی میں حصہ نہیں لیا البتہ انگریز کے دیئے ہوئے سبق تکفیر کو خوب یاد کیا اور اس کے کچھ کرشمے بھی دیکھئے مثلاً نورانی میاں کے بڑوں نے، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، مولانا آزاد سبحانی، مولانا عبدالماجد بدایونی، مولانا عبدالقدیر، مولانا معین الدین اجمیری، مولانا شاہ اسماعیل شہید مولانا سید احمد شہید، اکابر علماء دیوبند، مولانا شاہ کرامت علی جونپوری، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا سید نذیر حسین اور دیگر غیر مقلدین مولانا عبدالباری اور دیگر علماء فرنگی محل، مولانا شاہ محمد علی مونگیری، مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ارکان علامہ شبلی نعمانی مولانا الطاف حسین حالی۔ سیرت کمیٹی کے ارکان سر سید احمد خان۔ خواجہ حسن نظامی، مجلس احرار ارکان۔ مولانا ابوالکلام آزاد، قائد اعظم محمد علی جناح اور مسلم لیگ کے عام ممبران، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس خدام کعبہ، خلافت کمیٹی، جمعیۃ علماء ہند، خدام الحرمین اتحاد ملت، اتحاد کانفرنس، نوجوان کانفرنس، غازی فوج، جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ، امارت شرعیہ بہار شریف، آل پارٹیز کانفرنس کی تکفیر کی ہے انہوں نے کہا کہ اگر ان تباہ کن اور رسوائے عالم تکفیری فتووں کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس کا نتیجہ اس قدر خوفناک برآمد ہوتا ہے کہ جس کے تصور سے اسلامی روح کانپ اٹھتی ہے مولانا محمد طیب کشمیری نے واضح الفاظ میں کہا کہ علامہ اقبال اور قائد اعظم کو کافر کہنے والے اور ان کو کافر نہ کہنے والوں کا نکاح ٹوٹنے کا فتویٰ دینے والوں کو کم از کم پاکستان میں رہنے کا حق نہیں ہے مولانا محمد طیب کشمیری نے کہا کہ نورانی میاں کے بڑوں نے مسلم لیگ میں شرکت کو ناجائز قرار دیتے ہوئے مسلم لیگ کو کانگریس سے زیادہ مضر بتایا اور عوام کو مسلم لیگ سے متنفر کرنے کا اہم رول ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ جہاں تک علماء دیوبند کی خدمات اور قربانیوں کا تعلق ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہیں مقدمہ کراچی، مقدمہ کلکتہ اور امارت مالٹا اس کی شاہد عدل ہیں

مولانا محمد طیب کشمیری نے کہا کہ علماء دیوبند کی تمام تر زندگی قرآن و حدیث، اسلام، اور اہل اسلام کی خدمتوں سے منور اور روشن ہے اور دنیا کے ہر کونے میں دارالعلوم دیوبند کے فضلا اور متوسلین اسلامی اور مذہبی قندیلیں روشن کر کے مسلمانوں کی اصلاحی اور تبلیغی خدمتوں میں مصروف اور مشغول ہیں قرآن مجید کی تعلیم و تدریس ہو یا ترجمہ و تفسیر طباعت و کتابت ہو، یا حفاظت و اشاعت، احادیث رسولؐ کا درس و تدریس ہو یا شرح و حاشیہ، نشر و اشاعت ہو یا نصرت و حمایت، مسائل فقہیہ کی ترویج و تصحیح ہو یا تعلیم و تبلیغ الغرض اسلام اور اہل اسلام کی سیاسی خدمت ہو یا مذہبی، تبلیغی ہو یا اصلاحی، تفسیری ہو یا تشریحی ان تمام خدمات میں نمایاں اور امتیازی بلکہ تمام تر حصہ علماء دیوبند اور ان کے متعلقین ہی کا ہے تحریک پاکستان میں علماء دیوبند کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں کہ مولانا تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الاسلام کہا جاتا ہے اور حکیم الامت کہا جاتا ہے اور اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں اسی طرح سید آل مصطفےٰ قادری برکاتی نے تو کھل کر کہہ دیا کہ دیوبندی مسلم لیگ کے روح رواں اور اس کے سرپرست اور سرمایہ ناز ہیں چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں" مسلم لیگ میں وہ بھی بکثرت شامل ہیں جن کے کفر و ارتداد یا بدمذہبی و گمراہی کا یقیناً و قطعاً بزعم شرعی ہے اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں، اس کے سرپرست اور سرمایہ ناز ہیں مثلاً وہابیہ و دیوبندیہ"، انہوں نے کہا کہ علماء دیوبند کی قربانیوں کے نتیجہ میں قائد اعظم کی موجودگی میں مغربی اور مشرقی پاکستان میں پرچم کشائی مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی نے کی جو دیوبند کی مایہ ناز شخصیتیں تھیں مولانا محمد طیب کشمیری نے کہا کہ نورانی کے اکابرین نے نہ تو برصغیر کی آزادی میں حصہ لیا اور نہ ہی تحریک پاکستان میں کوئی عملی قربانی پیش کی اس صورت حال کے پیش نظر نورانی میاں اور ان کے متعلقین دوسروں پر اعتراضات کرنے کے بجائے اپنے گریبان میں

جھانک کر دیکھیں۔ اور تاریخ کو مسخ کرنے کے بجائے اپنے بڑوں کے کردار کا رد نا دیں تو اچھا ہو ورنہ تصویر کا دوسرا رخ جب تفصیل کے ساتھ عوام کے سامنے آگیا تو شاید ان کو ذلت و رسوائی کا مزید سامنا کرنا پڑے

انتخاب

گذشتہ دنوں جمعیۃ العلماء اسلام حیدرآباد کی رکن سازی کے دوران ایک اجتماع عثمان آباد حیدرآباد میں منعقد ہوگیا جس کی صدارت جمعیۃ العلماء اسلام حیدرآباد کے صدر مولانا عبدالمتین صاحب نے کی۔

خطبۂ صدارت کے دوران انھوں نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ انھوں نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء حق کی ایسی جماعت تنظیم ہے جو اسلام کے غلبہ کے لئے ملک میں کام کر رہی ہے جمعیۃ ہمیشہ سے منکران دین اور دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر رہی ہے اس کا مقصد پاکستان میں نظام شریعت کا نفاذ ہے جمعیت اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی قسم کا لالچ ڈر و خوف اور ظلم و تشدد کی پرواہ کئے بغیر اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی

انھوں نے ان لیڈروں اور پارٹیوں سے جو کہ پاکستان قومی اتحاد سے الگ ہو چکی ہیں دوبارہ شامل ہونے کی دردمندانہ اپیل کی۔ اور تمام علماء حق اور مسلمانان پاکستان سے گذارش کی کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے کام کریں

آخر میں جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد عثمان آباد کے عہدیداروں کا چناؤ ہوا۔

ناظم اعلیٰ :- حاجی محمد شفیع صاحب
صدر :- - - مولانا محمد اسحاق صاحب
جنرل سکیرٹری :- محمد سلیمان صاحب
نائب صدر اول :- مولانا عبدالعزیز صاحب
نائب صدر دوم :- غلام مصطفیٰ صاحب
ناظم اول :- - - محمد اقبال صاحب
ناظم دوم :- - - محمد یامین خان صاحب
خازن :- - - فیاض احمد صاحب
سکیرٹری اطلاعات :- ریاض احمد صاحب

انتخاب

گذشتہ دنوں - - - - - انصار کالونی رتی گھاٹ حیدرآباد میں ناظم امیر حیدرآباد مولانا عبدالمتین صاحب صدر وایریا جمعیت علماء اسلام کے زیر نگرانی علاقہ رتی گھاٹ انصار کالونی جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابات عمل میں لائے گئے جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ ہوا۔

عہدیداران :-

۱۔ سرپرست :- حاجی مشتاق احمد انصاری
۲۔ امیر :- جناب قاری فیاض احمد انصاری
۳۔ نائب امیر :- جناب محمود علی انصاری
۴۔ نائب امیر :- محمد رمضان ولد منے خان
۵۔ ناظم اعلیٰ :- - - محمد رفیق انصاری
۶۔ ناظم سکیرٹری :- حافظ محمد حیات انصاری
۷۔ ناظم سکیرٹری نشر و اشاعت :- محمد رمضان ولد محمد سلطان انصاری۔
۸۔ ناظم خازن :- - - شبیر احمد انصاری
۹۔ ناظم آفس سکیرٹری :- حافظ مشتاق احمد انصاری۔
۱۰۔ سالار :- - - عبدالرشید انصاری

عہدیداران منتخب ہونے پر مولوی عبدالمتین صاحب نے ایک مختصر خطاب کیا۔ اس میں حضور پاک اور صحابہؓ کی حالات طیبہ پر روشنی ڈالی۔ اور اجتماع سے وعدہ لیا کہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی زندگی پر عمل کریں گے اور خود بھی برائیوں سے بچتے ہوئے دوسروں کو برے کاموں سے - روکیں گے

جائزہ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا

حاجی فقیر محمد خان نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد جو کہ اس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں نے کہا ہے کہ جائزہ کمیٹی نے اپنا کام مکمل کرلیا ہے اور رپورٹ کو آخری شکل دیدی ہے اب یہ رپورٹ قائد قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کی عمرے سے واپسی پر انہیں پیش کردی جائے گی۔

حاجی فقیر محمد خان نے جائزہ کمیٹی کے ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ معزز ارکان نے شدید گرمی اور نامساعد حالات میں مسلسل دورہ کرکے اپنا فرض منصبی سر انجام دیا۔ اور اپنے اس تفصیلی دورے سے جماعت کے کارکنوں میں ایک نئی روح ڈال دی

انھوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہ صوبہ میں قومی اتحاد بالعموم اور جمعیۃ علماء اسلام بالخصوص آئندہ انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ صوبہ بھر میں کوئی جماعت قومی اتحاد کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اور جو لوگ سرحد میں کامیابی کو اپنی پارٹی کا مقدر گردان رہے ہیں وہ خوش فہمی میں مبتلا ہیں انہیں چاہئے کہ وہ صورت حال کا صحیح جائزہ لے کر بیان دیں۔

افغانستان سے عبرت حاصل کریں

جمعیت علماء اسلام حیدرآباد کے سکیرٹری حافظ محمد طاہر نے کہا ہے کہ بعض عناصر ملکی سلامتی اور تحفظ کے خلاف سازشیں کرکے میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن ان عناصر کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی سازشیں اور مکروہ سیاست پاکستان میں نہیں چل سکتی۔

حافظ محمد طاہر نے کہا کہ ان سازشی عناصر کو ایران اور افغانستان کے واقعات اور مسلمان مجاہدین کے کارناموں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کیونکہ مسلمانوں کی نظریں اس خالق کائنات پر لگی ہوئی ہیں جو سب کا رازق اور خالق ہے۔ ان عناصر کو مجاہدین اور مسلمانوں کے ان کارناموں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ کہ باوجود ظلم و ستم کے آج بھی روس میں اسلام زندہ و تابندہ ہے اور آج بھی وہاں اسلام کی سربلندی کے لئے تحریکیں چل رہی ہیں۔

محمد ادریس

اسلام بلا امتیاز رنگ و نسل مظلوموں کی حمایت کا داعی ہے

نور احمد سندھی قائم مقام صدر طلباء

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام سکھر ڈویژن کی طرف سے کارکنوں کو دی گئی عظیم الشان عید ملن پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے قائم مقام مرکزی صدر نے کہا کہ اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے دنیا کے مظلوم انسانوں کی حمایت کا داعی ہے جمعیۃ طلباء اسلام کے دستور میں حالیہ ترمیم پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام درحقیقت ظلم کے خاتمے کے لئے آیا ہے۔ اور اسلام کا پیغام یہی ہے کہ انسانوں کو ظلم سے نجات دلائی جائے۔ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے چھڑایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی انقلابی دعوت یہی ہے کہ کائنات کے اندر جہاں کہیں بھی مظلوم انسان کسی طاقت یا حکومت کے ظلم کا شکار ہوں ان کی مدد کی جائے۔ اس سلسلے میں اسلام میں کسی مذہب، رنگ، نسل اور قوم کی تخصیص نہیں ہے لہذا اسلام کی اس دعوت اور پیغام کو جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد میں شامل کیا گیا ہے۔

ذہنی آزمائش کا مقابلہ اور جیت

گذشتہ روز میانوالی میں یوم آزادیٔ پاکستان کے سلسلے میں طلباء کی مختلف تنظیموں کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ ہوا جس میں جمعیت طلباء اسلام ضلع میانوالی کے ناظم عمومی رانا غلام قادر عابد نے پہلا انعام حاصل کیا۔ جب کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی کے ایک ساتھی جناب ملک محمد اقبال نے تیسرا انعام حاصل کیا آخر میں جناب انفارمیشن آفیسر نے انعامات تقسیم کئے۔

سلانوالی (سرگودھا) میں یونٹ

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلبہ اسلام سلانوالی سرگودھا کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس میں حسب ذیل عہدیداران چنے گئے۔

صدر:۔ مرزا امداد بیگ۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹیوٹ سرگودھا۔

نائب صدر:۔ عبدالغفور ساجد۔

ناظم عمومی:۔ ابوذر غفاری گورنمنٹ ھائی سکول سلانوالی۔

ناظم:۔ مرزا طاہر بیگ۔ جوہر کالج سلانوالی

ناظم اطلاعات:۔ مرزا اقتیاز۔ گورنمنٹ ہائی سکول سلانوالی۔

ناظم مالیات:۔ حافظ مشرف حسین گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

ناظم دفتر:۔ رانا توقیر ناز۔ انجینئرنگ کالج سرگودھا۔

قائم مقام صدر لاہور میں

جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے قائم مقام صدر جناب نور احمد سندھی ۳۰ ستمبر سے لاہور میں قیام کریں گے اس دوران وہ جمعیۃ طلبہ اسلام کے ساتھیوں سے ملاقات کریں گے اور تنظیمی امور پر ہدایات جاری کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی طرف سے سرگودھا میں منعقد ہونے والے تربیتی اجتماع میں بھی شرکت کریں گے۔ ان کے دیگر پروگراموں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

مرکزی ناظم عمومی فرماتے ہیں کہ

تمام اضلاع اور شاخیں اپنی جماعتی کارکردگی اور پروگراموں کی مکمل اور تفصیلی رپورٹ ہر صوبائی دفاتر میں اور اس کی ایک نقل مرکزی دفتر ۵/۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور ضرور بھیجا کریں کیونکہ اضلاع اور شاخوں کی کارکردگی سے صوبہ اور مرکز کو باخبر رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ وقتاً فوقتاً صورت حال کے مطابق مرکز کی طرف سے ہدایات دی جا سکیں اور تنظیمی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ واضح رہے کہ آپ کا کوئی پروگرام ایسا نہیں ہونا چاہئے جس کی رپورٹ مرکزی دفتر میں نہ ہو۔ اس کے علاوہ آپ کوئی نیا قدم اٹھانے سے پہلے مرکز سے ضرور مشورہ کر لیا کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا پروگرام مرکزی پالیسی اور فیصلوں سے متصادم ہو کر اپنی اہمیت کھو دے کوشش کریں کہ جو پروگرام مرکز کی طرف سے دیا گیا ہو اس پر پابند رہیں۔ بعض مقامات پر جماعتیں انفرادی طور پر لٹریچر وغیرہ چھپوا کر تقسیم کرتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے دستور میں لٹریچر کی اشاعت کے تمام اختیارات مرکزی صدر کو حاصل ہیں اور کسی قسم کا لٹریچر کے چھپوانے سے پہلے اس کے مسودہ کی منظوری اور اس کی اجازت مرکزی صدر سے لینا ضروری ہے حتی کہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کی مطبوعات

بھی شاخیں اضلاع اور صوبائی جماعتیں چھپوا کر تقسیم نہیں کر سکتیں جب تک مرکز اس کی باقاعدہ اجازت نہ دے۔

عظیم الشان عید ملن پارٹی

جمیعۃ طلباء اسلام سکھر ڈویژن کے زیر اہتمام عید کے تیسرے روز مہران کلچرل سنٹر سکھر میں ایک عظیم الشان عید ملن پارٹی منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں تربیتی نشست کا انتظام بھی تھا جس کی صدارت جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے سابق صدر جناب سید عبدالغفور شاہ صاحب نے کی۔ تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے صوبہ سندھ کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد میتھو ا رنے کہا کہ پروگرام کی صداقت پر یقین کامل ہو تو انسان حوادث سے ٹکرا جاتا ہے لیکن یہ حوادث اس کے مشن پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ تربیتی نشست سے جناب نور احمد سندھی نے طلباء کو نئے ذوق اور ولولے کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔

جمیعۃ طلباء اسلام کے انتہائی محسن اور شفیق واجب الاحترام حضرت استاد عطا محمد صاحب باوجود معذوری اور سخت گرمی میں تشریف لائے اور طلبہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ایمان کے بعد اس پر قائم رہ کر دوسروں کو دعوت دینا اور دعوت اور پروگرام پر قائم رہنے اور اسے پھیلانے پر جو تکالیف و مصائب آئیں اور کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کرنا کامیاب زندگی کی ضمانت ہے ورنہ انسان کی ہر ہر حرکت اور ہر ہر فعل خسارے اور ناکامی کا پیش خیمہ ہے۔ عید ملن پارٹی کی تقریب سے چانڈ میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین کے جوائنٹ سیکرٹری جناب خالد محمود سرور نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں عید اولیٰ کے صحابہؓ کی مثالی زندگیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے مشن پر سب کچھ قربان کرنے کا عہد کرنا چاہئے عید ملن پارٹی سے عبدالحئی نوناری مولانا عبدالمجید، مولانا محمد مراد اور مولانا غلام قادر صاحب اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ اس تقریب میں سکھر ڈویژن سے تقریباً دو سو طالب علم ساتھی شریک ہوئے انتظامات اور نظم و ضبط قابل دید اور قابل مبارکباد تھا۔

آہ! محبوب احمد۔

جمیعۃ طلبہ اسلام حلقہ شاہدرہ (ضلع لاہور) کے کنوینر جناب محبوب احمد گذشتہ دنوں بجلی کا جھٹکا لگنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ رب العالمین جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

محبوب احمد جمیعۃ طلباء اسلام کے سرگرم رکن تھے۔ وہ جمیعۃ کے لئے کام کرنے کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ انتہائی ملنسار اور باکردار انسان تھے۔ خدا رحمت کرے بڑی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ لیکن تقدیر نے اظہار کا موقع کم دیا۔

علاوہ ازیں جمیعت طلباء اسلام کے ناظم مالیات جناب حافظ اطہر عزیز اور جمیعۃ طلباء اسلام ضلع لاہور کے صدر خالد محمود ٹیپو نے ان کے گھر جا کر سوگواراں سے تعزیت کی۔

دارالعوام اور مسائل

صدر پاکستان کے نام

نہایت مودبانہ گذارش ہے کہ مجھے آپ سے کچھ لینا نہیں ہے۔ اور بفضلہ آپ کو وہ کچھ دینا چاہتا ہوں کہ روس امریکہ اور عربوں کی تمام حکومتیں مل کر بھی کسی کو نہ دے سکیں۔ بلکہ وہ خود بھی آپ کی محتاج ہو جائیں۔ مگر بدقسمتی سے وطن کے سابقہ سربراہوں کے چمچوں کی طرح آپ کے چمچے بھی میری اس پیشکش کو سمجھنے یا آپ تک پہنچانے کے اہل نہیں ہیں۔ میں یہ اعلان پڑھ کر کہ "آپ تین اور آٹھ مئی کو کراچی میں عوام سے ملاقات کریں گے" میں نے ۲۴ کو پھر درخواست دی۔ مگر ۲۷ کو ملاقات کرنے والوں کی لسٹ میں جن اکانوے ۹۱ آدمیوں کی منظوری تھی ان میں میرا نام و نمبر نہیں تھا۔ مگر یہ درج تھا کہ باقی حضرات کو اُن کے پتہ پر بہت جلد جواب پہنچ جائے گا مگر نہیں پہنچا اس لئے اب چوتھی اور شاید آخری بار بطور حجت اپنے اس خدائی انعام کی اطلاع محض رضائے الٰہی اور وطن کی بہتری کے لئے پھر پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگرچہ میری عمر ۷۰ سال سے زیادہ ہو چکی ہے میں ۱۹۰۲ء کی پیدائش ہوں۔ لیکن بفضلہ تندرست ہوں مگر زندگی کا کیا اعتبار۔ کل مر گیا تو میری ایجادات اور نظریات کی برکات سے پاکستان اور تمام دنیا محروم رہ جائے گی۔ آج دنیا بھر کی تمام مشینری کا پہیہ کسی نہ کسی ایندھن یا انرجی کا محتاج ہے مگر پھر بھی سائنسدانوں کا کہنا یہ ہے۔ کوئلہ تیل، پیٹرول، اور گیس وغیرہ ایندھنوں سے تو صرف ہزاروں قسم کی قیمتی کیمیکلز صحت بخش دوائیں۔ زندگی بخش مصنوعی غذائیں اور زمینوں کو زرخیز بنانے کے لئے کیمیاوی کھادیں ہی تیار کی جانی چاہئیں۔ مگر لوگ ان ایندھنوں کو دنیا بھر کی مشینری گاڑیوں بحری جہازوں کارخانوں اور ملوں کے انجنوں کی بھٹیوں وغیرہ میں جس بے دردی سے جلا کر دنیا سے تباہ و ختم کر رہے ہیں۔ اس حساب سے تو پچیس سال تک دنیا سے ان ایندھنوں کے تمام ذخائر ختم ہونا شروع ہو جائیں گے تو پھر ہماری اس دنیا کا کیا بنے گا چھ سال قبل اپنی ضرورت سے زیادہ تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں نے بطور ہتھیار جب اپنے فالتو تیل کا کچھ حصہ فروخت کرنے سے روک لیا تھا۔ تو کم تیل پیدا کرنے، پاکستان۔ ہندوستان جاپان لنکا، تمام یورپ اور امریکہ وغیرہ آدھی سے زیادہ دنیا میں تیل کے قحط سے اکثر کاروبار بند، اور امریکہ میں تیل کی راشن بندی ہو گئی، ہمارے ملکوں میں۔ لاکھوں بیرل تیل پیدا ہوتا ہے تو کروڑوں بیرل باہر سے خرید کر بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تیل کے نئے چشموں کی تلاش میں ایک کروڑ روپے روز سے زیادہ کا خرچ آتا ہے ایسی صورت میں میری پہلی کوشش یہ ہے کہ میں پاکستان کو اور پاکستان کی بدولت ساری دنیا کو تیل وغیرہ تمام قسم کے ایندھنوں کی محتاجی سے بالکل نجات دوں جس کیلئے

۵ میری پہلی پیشکش ایک خودکار انجن ایجاد۔ اور تیار کر کے پیش کرنا ہے جو کہ بالکل بغیر کسی ایندھن کے خود بخود ہی چل سکے گا یعنی کہ اپنے ہی ہموزن پانی کو خرچ کئے بغیر اپنے کل پرزوں لیوروں کے ذریعے پانی کی گریوٹی کو بار بار بنا کر چلے گا۔ اور اس انجن کے ہر اسٹروک میں گریوٹی کی نصف پاور فالتو ہو جایا کرے گی۔ تو یہ انجن ہر سائز میں بآسانی تیار ہو کر ہر قسم کی مشینری گاڑیاں، ریلیں بحری جہاز، ملیں پاور ہاؤس وغیرہ بجلی بھی چلا سکے گا۔ تو پھر بفضلہ پاکستان سے اور پاکستان کی بدولت ساری دنیا میں غربت اور پسماندگی ختم ہو کر امن و سلامتی اور خوشحالی آجائے گی انشاء اللہ

مگر میری آمدن گذر بسر سے زیادہ اور وطن پاک میں بھی کوئی شخص ایسا نیک نیت اور پاک غرض مجھے نہیں ملا جو اس سلسلے میں مجھ سے تعاون کرتا اور اگر تعاون نہیں تو اس سلسلہ میں میرے متعلق تحقیق کر کے میری تردید و تکذیب کرتا، اور اپنی کسی عقل و ذہانت فرض شناسی، ذمہ داری کا ثبوت فراہم کرتا۔ وطن کو میری غلط بیانی سے آگاہ کرتا یا کوئی نامہ نگار میرا انٹرویو شائع کرتا اور اخبار میرے خلاف اداریئے لکھتے، کیونکہ یہ دو چار یا دس سال کی بات نہیں ہے بلکہ عرصہ ۲۶ سال سے میں اخباروں، رسالوں، ریڈیو، بی بی سی اردو سروس کو لکھتا چلا آرہا ہوں۔ تیرہ سال سے پی سی ایس آئی آر کونسل کراچی کے سائنسدان ممبران کی جہالت اور بے ایمانی سے بھی اخبارات کے ذریعے حکومت اور وطن کو مطلع کرتا چلا آرہا ہوں مگر اس سائنسی ایٹمی کمپیوٹری دور میں کسی بھی حاکم وقت وزیر جاگیردار، سرمایہ دار، سیاسی لیڈر وغیرہ ملک کے ہمدرد، انسانیت کے خیر خواہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور نہ کسی ایمان کا چکر دینے والے مذہبی، خدا ترس پیر خلیفہ نے نہ عوام میں سے کسی بندۂ خدا نے اور پیارے رسول کے چہیتے امتی نے اپنے دعوے کی سچائی کا ثبوت دیا میں نے جناب جنرل محمد ایوب خان صدر پاکستان مرحوم کو اُس دس سال میں دس چٹھیاں لکھیں ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر اعظم کو چار بار جوابی تار دیں اور حضور والا کی خدمت میں یہ چوتھی چٹھی ارسال خدمت ہے۔

میری دوسری پیشکش ایک ایسے تجرباتی زرعی فارم کی تجویز ہے جس میں غیر ملکی قیمتی درختوں، پھلوں، پھولوں اناجوں اور جڑی بوٹیوں کو اپنے وطن کی آب و ہوا میں پرورش کے قابل بنایا جائے ملک کے پودوں کو غیر ملکی پودوں سے ملا کر ترقی دی جائے۔ ستر روپے تولہ کا زعفران دو ہزار روپے روزانہ فی ایکڑ آمدن دینے والا ارٹھ اور دیان یہاں بھی پیدا ہو سکتے ہیں بیس من فی ایکڑ پیدا ہونے والے گندم کے مقابلے میں گندم سے بڑھیا فصل دو سو من فی ایکڑ پیدا ہونے والا اراروٹ یا ساگودانہ یہاں بھی پیدا ہو سکتا ہے، آلوچہ نہایت خوشبودار پھل جائیفل ہے جس کی گٹھلی اور چھلکا بھی ہمارے امیر لوگ جائیفل اور جاوتری کے نام سے سو سو روپے تولہ خرید کر اپنے کھانوں میں ملاتے ہیں دنیا کا شہنشاہی پھل ڈریان ہے آم سے بہتر پھل ماچنگ ہے، انناس اور اسٹرا

بیری بڑے قیمتی پھل ہیں چھالیہ میں بھی بڑی آمدن ہے صندل اور آبنوس کے درخت کاجو لونگ دارچینی، کالی مرچ وغیرہ کو بھی وطن کی آب وہوا میں پرورش اور رائج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے کاشت کار بھی زیادہ سے زیادہ دولت کما سکیں - ملک میں ایسے درختین عام ہوں تو ان کی سپرویژن میں کر سکتا ہوں -

نومسلم زادہ حکیم علی محمد عمل - مکان نمبر ۱۱۸/۳ گلی نمبر ۱۴ نالہ پار محمود آباد کراچی -

قاتل گرفتار کئے جائیں

ہم آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور گورنر جنرل سوار خان سے اپیل کرتے ہیں کہ جس طرح راؤ محمد احمد خان کے قاتلوں کو بے نقاب کرکے پھانسی پر لٹکا دیا ہے اسی طرح عالم باعمل مولانا السید شمس الدین صاحب و منیر احمد شہید کے قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ ملک میں صحیح عدل و انصاف کا توازن برقرار رہ سکے

۱- ڈاکٹر رشید احمد یزدانی صدر
۲- عبدالرحمن جامی النقشبندی - ناظم نشر و اشاعت
۳- خدابخش فاروقی جنرل سیکرٹری حقوق اہل سنت جلال پور پیروالا کھبل شجاع آباد ضلع ملتان

زرخیز خطہ ڈوب رہا ہے

ضلع فیصل آباد - سرزمین پاکستان کا ایک نہایت اور زرخیز خطہ ہے - لیکن آج یہ عالم نزع میں ہے - حقیقت یہ ہے کہ "فیصل آباد ڈوب رہا ہے" سیم و تھور اس ضلع کی خوشحالی کو چاٹ رہی ہے - زیر زمین پانی کی سطح بلند ہونے سے شہر سنگین خطرہ ہے -

ایسے عالم میں -

حکومت کی روایتی سرد مہری اور حقائق سے چشم پوشی ناقابل فہم ہے نوکر شاہی ایئرکنڈیشنڈ دفاتر میں "سب اچھا ہے" کا راگ الاپ رہی ہے سیاستدان اپنے جھمیلوں سے فرصت نہیں پاتے یہ عوامی مسائل کون حل کرے؟

ضلع فیصل آباد سے "۵۸" لاکھ انسان اس سرفہرست مسئلہ کا حل چاہتے ہیں

ظہیر قریشی - ایڈیٹر روزنامہ عوام فیصل آباد

مقدس مقامات کے حقیقی وقار کو بحال کریں

میں آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے حکام کی توجہ مقدس مقامات اولیٰ درباروں کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومت کے سیاسی مفاد نے جو بزرگان دین کے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے اس کا نوٹس لیا جائے -

اور اب جبکہ ہمارا ملک حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بن چکا ہے اور ان حضرات کو جنہوں نے خدا کے دین کے لئے بے مثال قربانیاں دیں - اور دنیاوی مفاد کو پس پشت ڈال کر نظام اسلام کے لئے اپنی ساری زندگی - تبلیغ کے لئے وقف کر دی تھی - اب جبکہ وہ اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں - تو اب کچھ مفاد پرست اُن کی آرامگاہوں کو دنیاوی مفاد کے لئے استعمال کر رہے ہیں - حکام سے نہایت ہی ادب و احترام سے گذارش ہے -

کہ وہ بزرگان دین کی آرام گاہوں کے حقیقی وقار کو بحال کریں؟ اس کے مارشل لاء آرڈر جاری کریں -

اور جو لوگ ان شیطانی کاموں یعنی فحش گانے رقص - شعبدہ بازی اور سرکس اور دیگر شیطانی کاموں کے ذریعے بزرگان دین کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں انہیں سخت سزا دی جائے

محمد امین عابد :- اتحاد ٹمبر سٹور نیو ٹمبر مارکیٹ فیصل آباد

اسلامی قوانین پر عمل کیا جائے

بارہ ربیع الاول کو جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان فرمایا - مگر ان پر ابھی تک عمل نہیں ہوا اگر قانون بن جائے - اور عمل نہ ہو تو اس قانون سے فائدہ اور نتائج حاصل نہیں ہو سکتے لہذا ضروری ہے - کہ شرعی عدالتوں کو وسیع سے وسیع تر اختیارات دئیے جائیں اور ان کے فیصلوں پر عمل بھی کیا جائے ان عدالتوں کے فیصلوں کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہ کیا جائے - تاکہ ان شرعی عدالتوں کے فیصلوں سے ملک میں سکون اور امن کی فضا برقرار رہ سکے -

آج ایک مخصوص طبقہ شرعی عدالتوں کے فیصلوں پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے شریعت کے قوانین کا مذاق اڑاتا ہے - اس سے غیر مسلموں اور اسلام دشمن طبقے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اسلامی اقدار سے لوگوں کو متنفر کیا جاتا ہے - مغربی ذرائع ابلاغ طنز اور اسلامی اصولوں کی تضحیک اسلام سے سادہ لوح انسانوں کو نفرت دلانا ایک مستقل مشن بن چکا ہے -

لہذا ان حالات میں ضروری ہے - کہ اسلامی قوانین پر عمل کیا جائے اگر ان حالات میں اسلامی قوانین پر عمل نہ کیا گیا - تو شاید ہمیں قیامت تک ذلیل و خوار ہونا پڑے -

ارباب اختیار سے گذارش ہے کہ اسلامی قوانین پر عمل کرانے کے لئے سختی سے کام لیں - شرافت اور اخلاق کے ساتھ ساتھ اسلام میں سختی کی بھی گنجائش ہے جب تک سختی نہ ہوگی اسوقت تک ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ درست نہیں ہوگا -

اس کے ساتھ آئین میں بھی ترمیم کی جائے - کہ جس طرح پاکستان کی سالمیت اور امن عامہ کے خلاف کام کرنے والے کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت سزا دی جاتی ہے - اسی طرح اسلام - مذہب اور مشاہیر اسلام کی توہین کرنے والے کو ڈیفنس آف اسلامک رولز بنا کر سخت سزا دی جائے - جس کی سزا کم از کم اسّی کوڑے اور حدود اسلامی شعائر اللہ کا انکار کرنے بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے والے کو سزائے موت دی جا سکے -

لہذا حکمرانوں سے درخواست ہے اپنے مخصوص اختیارات کو بروئے کار لاکر آئین میں ترمیم کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین پر عمل بھی کرائیں محمد قاسم جھنگ

افریقی طلباء کی کفالت

عاشقانِ ختمِ نبوّت کے لیے سنہری موقع

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ ۱۹۶۸ء سے ملک اور بیرونِ ملک غیر اسلامی تحریکوں اور بالخصوص مرتد مرزائیہ کے خلاف سرگرم عمل ہے اس مرکزی شہر کے قریب مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر ربوہ ہے جہاں سے وہ کفر وارتداد کا دور دورہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور بیرونِ ممالک خصوصاً افریقہ کے طلبہ کو ربوہ میں مخصوص تعلیم دے کر واپس اپنے مشن کو مزید تیز کرنے کیلئے بھیجے ہیں اور اس طرح انہوں نے اپنی مکروہ تحریک کو خاصی تقویت پہنچائی ہے۔

دعوت وارشاد چنیوٹ کا نیا پروگرام

افریقی ممالک میں قادیانی مشن کے مکمل تدارک کے لیے ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد نے انہی ممالک کے طلباء پر مشتمل ایک کھیپ تیار کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو کہ اپنے افریقی ممالک سے مرزائیت کے قلع قمع کیلئے سرگرم عمل ہونگے۔ چنانچہ افریقی ممالک نائیجیریا۔ گھانا۔ سیرالیون (جو کہ مرزائیت کے گڑھ ہیں) کے دس دس طلباء پاکستان میں آکر ادارہ دعوت وارشاد میں تعلیم وتربیت حاصل کرینگے یہ طلبہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بی اے تک کا کورس بھی پاس کریں گے۔ اس منصوبہ پر بے پناہ سرمایہ درکار ہے۔ کیونکہ ہر طالب علم پر چار صد روپے ماہوار خرچ آئے گا۔ اس مالی بوجھ کے سلسلہ میں ہر بہی خواہ ملّت کا فرض ہے کہ وہ ادارہ کا ہاتھ بٹائے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک صاحب خیر ایک طالب علم کا خرچہ اپنے ذمہ لے لے سعودی عرب میں مقیم چند پاکستانی اور کراچی کے اہل خیر حضرات اس کام کی ابتداء کر چکے ہیں اور افریقی طلبہ کی پہلی کھیپ نے تعلیم کا حصول بھی شروع کر دیا ہے۔ امید ہے باقی طلبہ کے اخراجات کے لیے مخیر حضرات جلد از جلد توجہ فرما کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

ہوسٹل برائے افریقی طلباء

افریقی طلباء کی رہائش کے لیے دس کمروں پر مشتمل ایک بلاک کی فوری اشد ضرورت ہے جس پر اڑھائی لاکھ کا تخمینہ ہے۔ اُمید ہے اہلِ خیر حضرات پاکستان میں پہلی طرز کے تحفظ ختم نبوت کے پہلے منصوبے پر خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

منجانب (مولانا) منظور احمد چنیوٹی ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد وپرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ